Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
5

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 جمادی الاوّل 1438 ہجری قمری   2 تبلیغ 1396 ہجری شمسی   2 فروری 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 27 جنوری 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جس سلسلہ میں عبد اللطیف شہید جیسے صادق اور ملہم خدا نے پیدا کئے جنہوں نے جان بھی اِس راہ میں قربان کر دی اور خدا سے الہام پا کر میری تصدیق کی ایسے سلسلہ پر اعتراض کرنا کیا یہ تقویٰ میں داخل ہے ایک پارسا طبع صالح اہل علم کا ایک جھوٹے انسان کے لئے اِس قدر عاشقانہ جوش کب ہو سکتا ہے

عبد اللطیف شہید مرحوم وہ صادق اور متقی خدا کا بندہ تھا جس نے خدا کی راہ میں نہ اپنی بیوی کی پروا کی نہ بچوں کی نہ اپنی جان عزیز کی یہ لوگ ہیں جو حقّانی علماء ہیں جن کے اقوال و اعمال پیروی کے لائق ہیں۔ جنہوں نے اخیر تک خدا کی راہ میں اپنا صدق نباہ دیا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۷۔ نشان۔ مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کا الہام کہ یہ شخص حق پر ہے مسیح موعود بھی ہے اور اسکے ساتھ کئی متواتر خوابیں تھیں جنہوں نے مولوی صاحب موصوف کو وہ استقامت بخشی کہ آخر انہوں نے میری تصدیق کے لئے کابل کی سرزمین میں امیر کابل کے حکم سے جان دی اُن کو کئی مرتبہ امیر نے فہمائش کی کہ اُس شخص کی بیعت اگر چھوڑ دو تو پہلے سے بھی زیادہ آپ کی عزّت کی جائے گی۔ مگر انہوں نے کہا کہ میں جان کو ایمان پر مقدم نہیں رکھ سکتا۔ آخر انہوں نے اِس راہ میں جان دی اور کہا کہ اِس راہ میں خدا کی رضامندی کے لئے جان دینا پسند کرتا ہوں۔ تب وہ پتھروں سے سنگسار کئے گئے اور ایسی استقامت دکھلائی کہ ایک آہ بھی ان کے مُنہ سے نہ نکلی اور چالیس دن تک ان کی نعش پتھروں میں پڑی رہی اور پھر ایک مُرید احمد نور نام نے اُن کی لاش دفن کی اور بیان کیا گیا ہے کہ اُن کی قبر سے اب تک مُشک کی خوشبو آتی ہے اور ایک بال اُن کا اس جگہ پہنچایا جس سے اب تک مُشک کی خوشبو آتی ہے اور ہمارے بیت الدعاء کے ایک گوشہ میں ایک شیشہ میں آویزاں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ کاروبار محض ایک مفتری کا فریب تھا تو شہید مرحوم کو اتنے دور دراز فاصلہ پر سے کیوں میری سچائی کے بارہ میں الہام ہوئے اور کیوں متواتر خوابیں آئیں وہ تو میرے نام سے بھی بے خبر تھے محض خدا نے ان کو میری خبر دی کہ پنجاب میں مسیح موعود پیدا ہو گیا تب اُنہوں نے پنجاب کی خبروں کی تفتیش شروع کی اور جب یہ پتہ مل گیا کہ درحقیقت ایک شخص قادیان متعلقہ پنجاب ضلع گورداسپور میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تب سب کچھ چھوڑ کر میری طرف بھاگے اور قریباً دو ماہ یہاں رہے اور پھر واپسی پر شریر مخبروں کی مخبری سے گرفتار کئے گئے اور جب گرفتاری کے بعد کہا گیا کہ اپنی بیوی اور بچوں سے ملاقات کر لو تو کہا کہ اب مجھ کو اُن کی ملاقات کی ضرورت نہیں میں اُن کو خدا کے حوالہ کرتا ہوں اور جب حکم سنایا گیا کہ آپ سنگسار کئے جاؤ گے تو کہا میں چالیس دن سے زیادہ مردہ نہیں رہوں گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو خدا کی کتابوں میں لکھا گیا کہ مومن مرنے سے چندروز بعد یا نہایت چالیس دن تک زندہ کیا جاتا اور آسمان کی طرف اُٹھایا جاتا ہے۔ یہ وہی جھگڑا ہے جو اب تک ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کی نسبت چلا آتا ہے۔ ہم موافق کتاب اللہ کے ان کی رفع روحانی ہونے کے قائل ہیں اور وہ کتاب اللہ کی مخالفت کر کے اور خدا کے حکم قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا کو پیروں کے نیچے رکھ کر رفع جسمانی ہونے کے قائل ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ یہ دجّال ہے کیونکہ لکھا ہے کہ تیس دجّال آئیں گے وہ نہیں سوچتے کہ اگر تیس دجّال آنے والے تھے تو اِس حساب کی رُو سے ہر ایک دجّال کے مقابل پر تیس مسیح بھی تو چاہئے تھے یہ کیا غضب ہے کہ دجّال تو تیس آ گئے مگر مسیح ایک بھی نہ آیا۔ یہ اُمت کیسی بدقسمت ہے کہ اس کے حصہ میں دجّال ہی رہ گئے اور سچے مسیح کا منہ دیکھنا اب تک نصیب نہ ہوا حالانکہ اسرائیلی سلسلہ میں تو صدہا نبی آئے تھے۔

غرض جس سلسلہ میں عبد اللطیف شہید جیسے صادق اور ملہم خدا نے پیدا کئے جنہوں نے جان بھی اِس راہ میں قربان کر دی اور خدا سے الہام پا کر میری تصدیق کی ایسے سلسلہ پر اعتراض کرنا کیا یہ تقویٰ میں داخل ہے ایک پارسا طبع صالح اہل علم کا ایک جھوٹے انسان کے لئے اِس قدر عاشقانہ جوش کب ہو سکتا ہے۔

کس بہر کسے سر ندہد جان نفشاند   عشق است کہ ایں کار بصدق کناند
عشق است کہ در آتش سوزاں بنشاند   عشق است کہ بر خاکِ مذلّت غلطاند
بے عشق دلے پاک شود من نپذیرم   عشق است کزیں دام بیکدم برہاند

صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف شہید نے اپنے خون کے ساتھ سچائی کی گواہی دی **الاستقامت فوق الکرامت**۔ مگر آج کل کے اکثر علماء کا یہ قاعدہ ہے کہ دو دو روپیہ سے اُن کے فتوے بدل جاتے ہیں اور اُن کی باتیں خدا کے خوف سے نہیں بلکہ نفس کے جوش سے ہوتی ہیں لیکن عبد اللطیف شہید مرحوم وہ صادق اور متقی خدا کا بندہ تھا جس نے خدا کی راہ میں نہ اپنی بیوی کی پروا کی نہ بچوں کی نہ اپنی جان عزیز کی۔ یہ لوگ ہیں جو حقّانی علماء ہیں جن کے اقوال و اعمال پیروی کے لائق ہیں۔ جنہوں نے اخیر تک خدا کی راہ میں اپنا صدق نباہ دیا۔

از بندگانِ نفس رہِ آں یگاں مپرس   ہر جا کہ گرد خاست سوارے دراں بجو
آں کس کہ ہست از پئے آں یار بے قرار   رو صحبتش گزیں و قرارے دراں بجو
بر آستان آنکہ زخود رفت بہر یار   چُوں خاک باش و مرضی یارے دراں بجو
مرداں بتلخ کامی و حرقت بدو رسند   حرقت گزیں و فتح حصارے دراں بجو
بر مسند غرور نشستن طریق نیست   ایں نفس دوں بسوز و نگارے دراں بجو

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 210 تا 213)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
امام جماعتِ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

والدین کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ ان کی اولاد دین کی خادم ہو

بچوں کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ ان کے ساتھ دوستی کا ماحول پیدا کیا جائے

وہ کوئی سوال پوچھیں تو انہیں جواب دے کر ان کی تسلی کروانی چاہئے تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ والدین ان کے ہمدرد اور دوست ہیں

وہ آپ کو اپنا راز دان سمجھیں، اپنے معاملات میں آپ سے مشورہ لیں اور برائیوں کو آپ سے چھپائیں نہیں، انہیں سچ کا خُلق اپنانے کی نصیحت کریں

یاد رکھیں کہ آپ احمدی مائیں اور بہنیں ہیں جنہوں نے مستقبل کی بہترین قوم تیار کرنی ہے

اپنی پنجوقتہ نمازوں کو بلا ناغہ ادا کرنے کا اہتمام کریں، اسلامی تعلیمات مثلاً پردہ کی پابندی کریں، دین کو دُنیا پر مقدم کریں

خلیفہ وقت کی باتوں کو غور سے سنیں اور ان پر عمل کریں، نظام جماعت کی اطاعت اور ہر سطح کے عہدیداروں کا احترام کریں اور یہ سب نیک باتیں اپنی اولاد کو بھی سکھائیں

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت 2016

لندن
24-9-2016

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو چند تربیتی امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

یہ بات روزمرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے کہ انسان بعض چھوٹی چھوٹی برائیوں میں مبتلا ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہ اس کا اپنے ہمسائیوں کے ساتھ سلوک اچھا نہیں ہوتا۔ آپس میں مل کر کسی کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور استہزاء کیا جاتا ہے۔ اپنے بچوں کو ضرورت سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے اور دوسروں کے بچوں کو پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھوٹ بولا جاتا ہے اور بچوں کو بھی جھوٹ میں مبتلا کیا جاتا ہے مثلاً یہی کہ کسی سے ملنا نہیں چاہتے تو بچے سے دروازے پر جواب دلوادیا کہ گھر پر نہیں ہیں۔ اسی طرح عہدیداروں کی کوئی بات پسند نہ آئے تو اپنے دلوں میں نافرمانی کی سوچ پیدا کر لینا۔ عہدیداروں سے ضد کرنا، ان سے بحث کرنا اور بات نہ ماننا۔ یہ وہ برائیاں ہیں جو اگر بڑے نہ چھوڑیں تو پھر یہ اولاد میں منتقل ہوجاتی ہیں اور ان کی تربیت بگڑ جاتی ہے۔ بڑوں کو دیکھ کر ان کے اندر نظام جماعت کی نافرمانی پیدا ہونے لگتی ہے اور عہدیداروں کا احترام دلوں سے اٹھنے لگتا ہے۔ ایسے والدین کو سمجھایا جائے تو کہتے ہیں زمانہ بدل گیا ہے، بچے بڑوں کی بات نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ سب کچھ بچوں کی بروقت تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو چھوٹی عمر سے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں انہیں الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔ (ترمذی، اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ)

پھر ایک اور موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے عمل اس سے منقطع ہوجاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا ایسے علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد کے جو اس کیلئے دعا کرے۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الوصیت)

پس اسلام میں اولاد کی نیک تربیت کی خاص اہمیت ہے اور ہماری جماعت کہ جسے سب دنیا کا معلم بنایا گیا ہے اس کے بچے تو دوسروں سے بہت اچھے اور منفرد نظر آنے چاہئیں۔ ان کے طور طریقے مہذبانہ ہونے چاہئیں۔ ان کی گفتگو اور طرز زندگی پاکیزہ اور دوسروں کیلئے مثالی ہونی چاہئے اور ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تعلیمات اور تربیت کا اثر نمایاں نظر آنا چاہئے۔ بچوں کی تربیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کے ساتھ دوستی کا ماحول پیدا کیا جائے۔ وہ کوئی سوال پوچھیں تو انہیں جواب دے کر ان کی تسلی کروانی چاہئے تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ والدین ان کے ہمدرد اور دوست ہیں۔ وہ آپ کو اپنا راز دان سمجھیں۔ اپنے معاملات میں آپ سے مشورہ لیں اور برائیوں کو آپ سے چھپائیں نہیں۔ انہیں سچ کا خُلق اپنانے کی نصیحت کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو انسان کی نفسیات اور فطرت کو سمجھنے والے تھے آپ نے ایک موقعہ پر ایک شخص کو جھوٹ سے پرہیز کرنے کی نصیحت فرمائی اور سچائی کو اختیار کرنے کی برکت سے اس کی ساری برائیاں دُور ہوگئیں۔

والدین کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ ان کی اولاد دین کی خادم ہو۔ انہیں ان کے عقائد کی اصلاح اور اخلاق بہتر بنانے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں، مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (الفرقان: 75) یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 562 تا 563)

پس یاد رکھیں کہ آپ احمدی مائیں اور بہنیں ہیں جنہوں نے مستقبل کی بہترین قوم تیار کرنی ہے۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو بلا ناغہ ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ اسلامی تعلیمات مثلاً پردہ کی پابندی کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ خلیفہ وقت کی باتوں کو غور سے سنیں اور ان پر عمل کریں۔ نظام جماعت کی اطاعت اور ہر سطح کے عہدیداروں کا احترام کریں اور یہ سب نیک باتیں اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔ اس سے آپ کی ذاتی زندگی بھی حسین بنے گی اور نظام جماعت بھی ترقی کرے گا۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

(دستخط)

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دین اور مذہب ان کی آزادی کو سلب کرتا ہے اوران پر پابندیاں لگاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ دین یعنی دین اسلام جو تمہارے لئے نازل کیا گیا ہے اس میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو تمہیں مشکل میں ڈالے بلکہ چھوٹے سے چھوٹے حکم سے لے کر بڑے سے بڑے حکم تک ہر حکم رحمت اور برکت کا باعث ہے

بعض باتیں بظاہر چھوٹی لگتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کو معمولی سمجھنے کی وجہ سے ان کے نتائج انتہائی بھیانک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پس ایک مومن کو کبھی بھی کسی بھی حکم کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے

اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر، ان کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے پس حیادار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے

ہر احمدی لڑکی لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم ٹائٹ جین اور بلاؤز نہیں پہن سکتیں؟ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنے نمونے بھی دکھانے ہوں گے

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیا کیلئے حیادار لباس ضروری ہے اور پردہ کا اس وقت رائج طریق حیادار لباس کا ہی ایک حصہ ہے

اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت سے زور لگا رہی ہیں کہ مذہبی تعلیمات اور روایات کو مسلمانوں کے اندر سے ختم کیا جائے۔ یہ لوگ اس کوشش میں ہیں کہ مذہب کو آزادئ اظہار اور آزادئ ضمیر کے نام پر ایسے طریقے سے ختم کیا جائے کہ ان پر کوئی الزام نہ آئے کہ دیکھو زبردستی مذہب کو ختم کر رہے ہیں اور یہ ہمدرد سمجھے جائیں

اس زمانے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سپرد ہے اور اس کے لئے ہمیں بھر پور کوشش کرنی پڑے گی اور تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں گی۔ ہم نے لڑائی نہیں کرنی لیکن حکمت سے ان لوگوں سے معاملہ کرنا ہے اگر آج ہم ان کی ایک بات مانیں گے جس کا تعلق ہماری مذہبی تعلیم سے ہے تو پھر آہستہ آہستہ ہماری بہت سی باتوں پر، بہت ساری تعلیمات پر پابندیاں لگتی چلی جائیں گی۔ ہمیں دعاؤں پر بھی زور دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور توفیق بھی دے اور ہماری مدد بھی فرمائے۔ اگر ہم سچائی پر قائم ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ایک دن ہماری کامیابی بھی یقینی ہے۔ پس دعاؤں کے ساتھ ہم نے دنیا کو قائل کرنا ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے

ہم احمدیوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے۔ شیطان ہر طرف سے پُرزور حملے کر رہا ہے اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں، مَردوں اور عورتوں، نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے

اسلام کی ترقی کے لئے ہر وہ چیز ضروری ہے جس کا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ پردہ کی سختیاں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں اسلام کی پابندیاں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ مَردوں اور عورتوں دونوں کو حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے مَردوں کو حیا اور پردے کا طریق بتایا تھا

اگر عورتوں کو مَردوں کے ساتھ سوئمنگ کی اجازت نہیں ہے تو مَردوں کو بھی نہیں ہے کہ عورتوں میں جا کر سوئمنگ کریں۔ پس یہ پابندیاں صرف عورت کیلئے نہیں بلکہ مَرد کیلئے بھی ہیں مَردوں کو اپنی نظریں عورتوں کو دیکھ کر نیچے کرنے کا حکم دے کر عورت کی عزت قائم کی گئی ہے۔ پس اسلام کا ہر حکم حکمت سے پُر ہے اور برائیوں کے امکانات کو دُور کرتا ہے

مَیں مربّیان اور ان کی بیویوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اپنے لباس اور اپنی نظروں میں بہت زیادہ احتیاط کریں۔ ان کے نمونے جماعت دیکھتی ہے مربی اور مبلغ کی بیوی بھی مربی ہوتی ہے اور اس کو اپنی ہر معاملے میں اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے مرد بھی اور ہماری عورتیں بھی حیا کے اعلیٰ معیاروں کو قائم کرنے والے ہوں اور ہم سب اسلامی احکامات کی ہر طرح پابندی کرنے والے ہوں

پردہ سے متعلق قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کا تذکرہ اور بے پردگی کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے احمدی مسلمانوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی تاکید

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 رجنوری 2017ء بمطابق 13 رصلح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دین اور مذہب ان کی آزادی کو سلب کرتا ہے اور ان پر پابندیاں لگاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ (الحج:79) یعنی دین کی تعلیم میں تم پر کوئی بھی تنگی کا پہلو نہیں ڈالا گیا بلکہ شریعت کی غرض تو انسان کے بوجھوں کو کم کرنا اور صرف یہی نہیں بلکہ اسے ہر قسم کے مصائب اور خطرات سے بچانا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ دین یعنی دین اسلام جو

تمہارے لئے نازل کیا گیا ہے اس میں کوئی بھی ایسا حکم نہیں جو تمہیں مشکل میں ڈالے بلکہ چھوٹے سے چھوٹے حکم سے لے کر بڑے سے بڑے حکم تک ہر حکم رحمت اور برکت کا باعث ہے۔ پس انسان کی سوچ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام غلط نہیں ہوسکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو کر ہم اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے تو اپنا نقصان کریں گے۔ اگر انسان عقل نہیں کرے گا تو شیطان جس نے روز اول سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں انسانوں کو گمراہ کر کے نقصان پہنچاؤں گا وہ انسان کو تباہی کے گڑھے میں گرائے گا۔ پس اگر اس کے حملے سے بچنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ضروری ہے۔ بعض باتیں بظاہر چھوٹی لگتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کو معمولی سمجھنے کی وجہ سے ان کے نتائج انتہائی بھیانک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پس ایک مومن کو کبھی بھی کسی بھی حکم کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی اکثریت دین سے دور ہٹ گئی ہے اس لئے ان کے برائی اور اچھائی کے معیار بھی بدلتے جا رہے ہیں۔ مثلاً اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی اور فیشن کے نام پر عورتوں مردوں میں ننگ عام ہو رہا ہے۔ ترقی یافتہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کھلے عام بے حیائی کی جائے۔ حیا نام کی کوئی چیز نہیں رہی اور ظاہر ہے اس کا اثر پھر ہمارے بچوں اور بچیوں پر بھی ہوگا جو یہاں رہتے ہیں اور کچھ حد تک ہو بھی رہا ہے۔

بعض بچیاں جب جوانی میں قدم رکھنے لگتی ہیں تو مجھے لکھتی ہیں کہ اسلام میں پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم تنگ جین اور بلاؤز پہن کر بغیر برقع کے یا کوٹ کے گھر سے باہر نہیں جاسکتیں؟ کیوں ہم یہاں یورپ کی آزاد لڑکیوں جیسا لباس نہیں پہن سکتیں؟

پہلی بات تو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔ اگر ہم نے یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دین پر قائم ہیں تو پھر پابندی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر، ان کے حکموں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب امور الایمان حدیث 9)

پس حیادار لباس اور پردہ ہمارے ایمان کو بچانے کے لئے ضروری ہے۔ اگر ترقی یافتہ ملک آزادی اور ترقی کے نام پر اپنی حیا کو ختم کر رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دین سے بھی دُور ہٹ چکے ہیں۔ پس ایک احمدی بچی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ ایک احمدی بچے نے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے، ایک احمدی شخص نے، مرد نے، عورت نے مانا ہے، اس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اور یہ مقدم رکھنا اُسی وقت ہوگا جب دین کی تعلیم کے مطابق عمل کریں گے۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ہر بات کھول کھول کر بیان فرما دی ہے۔ چنانچہ اس بے پردگی اور بے حیائی کے بارے میں آپ ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفّت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصّہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مَردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے، نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مَردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مَردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکیں تو اُس وقت اِس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مَردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 134 تا 135، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل کے معاشرے میں جو برائیاں ہمیں نظر آ رہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کرتی ہیں۔ پس ہر احمدی لڑکی لڑکے اور مرد اور عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ یہ سوال یا اس بات پر احساس کمتری کا خیال کہ پردہ کیوں ضروری ہے؟ کیوں ہم ٹائٹ جین اور بلاؤز نہیں پہن سکتیں؟ یہ والدین اور خاص طور پر ماؤں کا کام ہے کہ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو اسلامی تعلیم اور معاشرے کی برائیوں کے بارے میں بتائیں تبھی ہماری نسلیں دین پر قائم رہ سکیں گی اور نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے کے زہر سے محفوظ رہ سکیں گی۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنے نمونے بھی دکھانے ہوں گے۔

پھر اسی طرح ایک بچی نے پچھلے دنوں مجھے خط لکھا کہ میں بہت پڑھ لکھ گئی ہوں اور مجھے بینک میں اچھا کام ملنے کی امید ہے۔ مَیں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر وہاں حجاب لینے اور پردہ کرنے پر پابندی ہو، کوٹ بھی نہ پہن سکتی ہوں تو کیا مَیں یہ کام کر سکتی ہوں؟ کام سے باہر نکلوں گی تو حجاب لے لوں گی۔ کہتی ہے کہ مَیں نے سنا تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ کام والی لڑکیاں اپنے کام کی جگہ پر اپنا برقع، حجاب اتار کر کام کر سکتی ہیں۔ اس بچی میں کم از کم اتنی سعادت ہے کہ اس نے پھر ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ آپ منع کریں گے تو کام نہیں کروں گی۔ یہ اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ یہ ایک نہیں کئی لڑکیوں کے سوال ہیں، تو پہلی بات یہ ہے کہ مَیں نے اگر کہا تھا تو ڈاکٹرز کو بعض حالات میں مجبوری ہوتی ہے۔ وہاں روایتی برقع یا حجاب پہن کر کام نہیں ہوسکتا۔ مثلاً آپریشن کرتے ہوئے۔ ان کا لباس وہاں ایسا ہوتا ہے کہ سر پر بھی ٹوپی ہوتی ہے، ماسک بھی ہوتا ہے، ڈھیلا ڈھالا لباس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تو ڈاکٹر بھی پردے میں کام کر سکتی ہیں۔ ربوہ میں ہماری ڈاکٹرز تھیں۔ ڈاکٹر فہمیدہ کو ہمیشہ ہم نے پردہ میں دیکھا ہے۔ ڈاکٹر نصرت جہاں تھیں بڑا پکّا پردہ کرتی تھیں۔ یہاں سے بھی انہوں نے تعلیم حاصل کی اور ہر سال اپنی قابلیت کو نئی ریسرچ کے مطابق ڈھالنے کیلئے، اس کے مطابق کرنے کے لئے یہاں لندن بھی آتی تھیں لیکن ہمیشہ پردہ میں رہیں بلکہ وہ پردہ کی ضرورت سے زیادہ پابند تھیں۔ ان پر یہاں کے کسی شخص نے اعتراض کیا، نہ کام پر اعتراض ہوا، نہ ان کی پیشہ ورانہ مہارت میں اس سے کوئی اثر پڑا۔ آپریشن بھی انہوں نے بہت بڑے بڑے کئے تو اگر نیّت ہو تو دین کی تعلیم پر چلنے کے راستے نکل آتے ہیں۔

اسی طرح مَیں نے ریسرچ کرنے والیوں کو کہا تھا کہ کوئی بچی اگر اتنی لائق ہے کہ ریسرچ کر رہی ہے اور وہاں لیبارٹری میں ان کا خاص لباس پہننا پڑتا ہے تو وہ وہاں اس ماحول کا لباس پہن سکتی ہیں بیشک حجاب نہ لیں۔ وہاں بھی انہوں نے ٹوپی وغیرہ پہنی ہوتی ہے لیکن باہر نکلتے ہی وہ پردہ ہونا چاہئے جس کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ بینک کی نوکری کوئی ایسی نوکری نہیں ہے کہ جس سے انسانیت کی خدمت ہو رہی ہو۔ اس لئے عام نوکریوں کے لئے حجاب اتارنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جبکہ نوکری بھی ایسی جس میں لڑکی روزمرّہ کے لباس اور میک اَپ میں ہو، کوئی خاص لباس وہاں نہیں پہنا جانا۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حیا کے لئے حیادار لباس ضروری ہے اور پردہ کا اس وقت رائج طریق حیادار لباس کا ہی ایک حصہ ہے۔ اگر پردہ میں نرمی کریں گے تو پھر اپنے حیادار لباس میں بھی کئی عذر کر کے تبدیلیاں پیدا کر لیں گی اور پھر اس معاشرے میں رنگین ہو جائیں گی جہاں پہلے ہی بے حیائی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ دنیا تو پہلے ہی اس بات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے کہ کس طرح وہ لوگ جو اپنے مذہب کی تعلیمات پر چلنے والے ہیں اور خاص طور پر مسلمان ہیں انہیں کس طرح مذہب سے دُور کیا جائے۔ سوئٹزرلینڈ میں ایک لڑکی نے مقدمہ کیا کہ مَیں لڑکوں کے ساتھ سوئمنگ کرنے میں حجاب محسوس کرتی ہوں مجھے سکول پابند کرتا ہے کہ مِکس سوئمنگ ہوگی۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے کہ علیحدہ لڑکیوں کے ساتھ مَیں سوئمنگ کروں۔ ہیومن رائٹس والے جو انسانی حقوق کے بڑے علمبردار بنے پھرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تم یہ چاہتی ہو کہ علیحدہ کرو، یہ تمہارا ذاتی حق تو ہے لیکن یہ کوئی ایسا بڑا اِیشو نہیں ہے جس کے لئے تمہارے حق میں فیصلہ دیا جائے۔ جہاں اسلام کی تعلیم اور عورت کی حیا کا معاملہ آیا تو وہاں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی بہانے بنانے لگ جاتی ہیں۔ پس ایسے حالات میں احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ اگر سکولوں میں چھوٹے بچوں کے لئے بعض ملکوں میں سوئمنگ لازمی ہے تو پھر چھوٹے بچے بچیاں پورا لباس پہن کر یعنی جو سوئمنگ کا لباس پورا ہوتا ہے جسے آجکل برقینی (Burkini) کہتے ہیں وہ پہن کر سوئمنگ کریں۔ تا کہ ان کو احساس پیدا ہو کہ ہم نے بھی حیادار لباس رکھنا ہے۔ ماں باپ بھی بچوں کو سمجھائیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ سوئمنگ ہونی چاہئے۔ اس کے لئے کوشش بھی کرنی چاہئے۔

اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت سے زور لگا رہی ہیں کہ مذہبی تعلیمات اور روایات کو مسلمانوں کے اندر سے ختم کیا جائے۔ یہ لوگ اس کوشش میں ہیں کہ مذہب کو آزادیٔ اظہار اور آزادیٔ ضمیر کے نام پر ایسے طریقے سے ختم کیا جائے کہ ان پر کوئی الزام نہ آئے کہ دیکھو ہم زبردستی مذہب کو ختم کر رہے ہیں اور یہ ہمدرد سمجھے جائیں۔ شیطان کی طرح میٹھے انداز میں مذہب پر حملے ہوں۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سپرد ہے اور اس کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی پڑے گی اور تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں گی۔ ہم نے لڑائی نہیں کرنی لیکن حکمت سے ان لوگوں سے معاملہ بھی کرنا ہے۔ اگر آج ہم ان کی ایک بات مانیں گے جس کا تعلق ہماری مذہبی تعلیم سے ہے تو پھر آہستہ آہستہ ہماری بہت سی باتوں پر، بہت ساری تعلیمات پر پابندیاں لگتی چلی جائیں گی۔ ہمیں دعاؤں پر بھی زور دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان شیطانی چالوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور توفیق بھی دے اور ہماری مدد بھی فرمائے۔ اگر ہم سچائی پر قائم ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ایک دن ہماری کامیابی بھی یقینی ہے۔ اسلام کی تعلیمات نے ہی دنیا پر غالب آنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گند گناہوں سے ملوّث ہے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی

کلامُ الامام

’’کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

صداقت کا اظہار نہیں کرسکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کرکے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذراسی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔ خدا کو راضی کرے پھر کسی سے نہ خوف کھائے اور نہ کسی کی پرواہ کرے۔ ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی مورد عذاب ہو جاوے۔ مگر یہ سب کچھ بھی تائیدِ غیبی اور توفیق الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا۔ صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شامل حال نہ ہو۔ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا (النساء:29)۔ انسان ناتواں ہے۔ غلطیوں سے پُر ہے۔ مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیدات غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنادے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 252، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس دعاؤں کے ساتھ ہم نے دنیا کو قائل کرنا ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ دوسرے مذاہب ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں۔ اپنے اپنے وقت پر آئے اور اپنے زمانے کی تربیتی ضروریات پوری کیں اور ختم ہو گئے۔ تبھی تو ان کی مذہبی کتابوں میں بھی بے شمار کانٹ چھانٹ ہو چکی ہے اور تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔ لیکن ان میں اسلام ہے جو اَب تک محفوظ ہے اور اسلام ہمیشہ رہنے کے لئے ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات قیامت تک کے لئے ہیں۔ اس لئے ہمیں بغیر کسی احساس کمتری کے اپنی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے اور دوسروں کو بھی بتانا چاہئے کہ تم جو باتیں کرتے ہو یہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہیں اور تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں۔

اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں جو انسان کو غلط قسم کی پابندیوں میں جکڑ دیتا ہے بلکہ حسب ضرورت اس میں اپنی تعلیمات میں نرمی کے پہلو بھی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بعض مریض ایسے ہیں کہ مرد ڈاکٹر کو دکھانا ہوتا ہے تو ڈاکٹر وغیرہ کے لئے، مریض کے لئے، پردہ کی کوئی سختی نہیں ہے۔ انسانی جان کو بچانا اور انسانی جان کو تکلیف سے نکالنا اصل مقصد ہے، پہلا مقصد ہے تبھی تو اضطرار اور مجبوری کی حالت میں مُردار اور سؤر کے گوشت کھانے کی بھی اجازت ہے لیکن صرف زندگی بچانے کی خاطر۔ اسی طرح دوائیوں میں الکحل (alcohol) بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ لیکن بہرحال جس طریق پر شیطانی قوتیں ہمیں چلانا چاہتی ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ دین کی حدود ختم کر دی جائیں اور مذہب کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس بات کے خلاف ہم احمدیوں نے ہی جہاد کرنا ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب اسلامی تعلیمات کو ہم ہر چیز پر اہمیت دیں گے اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہماری کامیابیاں ہوں۔

مسیح موعودؑ کے زمانے میں تلوار کا جہاد نہیں ہے بلکہ نفس کی اصلاح کا جہاد ہے۔ ان ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والے مسلمان اور خاص طور پر دنیا میں رہنے والے احمدی مسلمان ہی اس کے لئے میرے مخاطب ہیں۔ ان کو ملک سے وفا اور ملک کی خاطر قربانی اور ملک کی کسی بھی شکل میں ترقی کے لئے اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جب یہ ہوگا تو شیطانی قوتوں کے منہ بند ہو جائیں گے کہ یہ مسلمان وہ ہیں جو ملک و قوم کی بہتری کے حقیقی معیاروں کی طرف لے جانے والے ہیں نہ کہ ملک کے خلاف کچھ کرنے والے۔ ہم نے ان لوگوں کو اور حکومتوں کو باور کرانا ہے کہ اگر ہم اپنی مذہبی تعلیم کی وجہ سے اپنے آپ کو کسی چیز کے پابند کرتے ہیں یا کسی چیز سے پابند کرتے ہیں اور اپنے اوپر پابندی لگاتے ہیں تو حکومتوں یا عدالتوں کا کوئی کام نہیں کہ دخل اندازی کریں۔ اس سے بےچینیاں پیدا ہوں گی۔ مقامی لوگوں میں اور مہاجرین میں دُوریاں پیدا ہوں گی۔ گو کہ جن کو یہ مہاجر کہتے ہیں ان کو بھی ان ملکوں میں آئے بعضوں کو تو دوسری تیسری نسل ہے۔ ہاں اگر ملک کو کوئی نقصان پہنچا رہا ہے، ملک سے کوئی بے وفائی کر رہا ہے، ملک میں جھوٹ اور نفرتیں پھیلا رہا ہے تو پھر حکومتوں کو بھی حق ہے کہ پکڑیں اور سزائیں بھی دیں۔ لیکن یہ کوئی حق نہیں کہ کسی مذہبی تعلیم پر عمل کرنے سے روک کر کہیں کہ اگر تم یہ کرو گے تو اس کا مطلب ہے کہ ملک کے ماحول میں تم جذب نہیں ہو رہے۔

ہم احمدیوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ بہت خطرناک زمانہ ہے۔ شیطان ہر طرف سے پُرزور حملے کر رہا ہے۔ اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں، مَردوں اور عورتوں، نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔ پس اگر ہم نے اپنے آپ کو ختم ہونے سے بچانا ہے تو پھر ہر اسلامی تعلیم کے ساتھ پُراعتماد ہو کر دنیا میں رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ترقی یافتہ ملکوں کی یہ ترقی ہماری ترقی اور زندگی کی ضمانت ہے اور اس کے ساتھ چلنے میں ہی ہماری بقا ہے۔ ان ترقی یافتہ قوموں کی ترقی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور اب جوان کی اخلاقی حالت ہے اخلاق باختہ حرکتیں ہیں۔ یہ چیزیں انہیں زوال کی طرف لے جا رہی ہیں اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو یہ آوازیں دے رہے ہیں اور اپنی تباہی کو بلا رہے ہیں۔ پس ایسے میں انسانی ہمدردی کے تحت ہم نے ہی ان کو صحیح راستہ دکھا کر بچانے کی کوشش کرنی ہے بجائے اس کے کہ ان کے رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ اگر ان لوگوں کی اصلاح نہ ہوئی جو ان کے تکبر اور دین سے دوری کی وجہ سے بظاہر بہت مشکل نظر آتی ہے تو پھر آئندہ دنیا کی ترقی میں وہ قومیں اپنا کردار ادا کریں گی جو اخلاقی اور مذہبی قدروں کو قائم رکھنے والی ہوں گی۔

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں خاص طور پر نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا سے متأثر ہو کر اس کے پیچھے چلنے کی بجائے دنیا کو اپنے پیچھے چلانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ پردہ اور لباس کے حوالے سے مَیں نے بات شروع کی تھی اس حوالے سے یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں اور افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کیا اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے صرف پردہ ہی ضروری چیز ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ تعلیم اب فرسودہ ہو چکی ہے اور اگر ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے تو ان باتوں کو چھوڑنا ہوگا (نعوذ باللہ)۔ لیکن ایسے لوگوں پر واضح ہو کہ اگر دنیاداروں کے پیچھے چلتے رہے اور ان کی طرح زندگی گزارتے رہے تو پھر دنیا کے مقابلے کی بجائے خود دنیا میں ڈوب جائیں گے۔ نمازیں بھی آہستہ آہستہ ظاہری حالت میں ہی رہ جائیں گی یا اور کوئی نیکیاں ہیں یا دین پر عمل ہیں تو وہ بھی ظاہری شکل میں رہ جائے گا اور پھر آہستہ آہستہ وہ بھی ختم ہو جائے گی۔

پس اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے ہر وہ چیز ضروری ہے جس کا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ پردہ کی سختیاں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں۔ اسلام کی پابندیاں صرف عورتوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ مَردوں اور عورتوں دونوں کو حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے مَردوں کو حیا اور پردے کا طریق بتایا تھا۔ چنانچہ فرمایا کہ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَيَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ ؕ ذٰ لِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ۔ (النور:31) مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو پہلے کہا کہ غضّ بصر سے کام لو۔ کیوں؟ اس لئے کہ ذٰ لِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ کیونکہ یہ بات پاکیزگی کے لئے ضروری ہے۔ اگر پاکیزگی نہیں تو خدا نہیں ملتا۔ پس عورتوں کے پردہ سے پہلے مَردوں کو کہہ دیا کہ ہر ایسی چیز سے بچو جس سے تمہارے جذبات بھڑک سکتے ہوں۔ عورتوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھنا، ان میں مِکس اَپ (mix up) ہونا، گندی فلمیں دیکھنا، نامحرموں سے فیس بُک (facebook) پر یا کسی اور ذریعہ سے چَیٹ (chat) وغیرہ کرنا، یہ چیزیں پاکیزہ نہیں رہتیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں کئی جگہ بڑی کھل کر نصیحت فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ خدا ہی کا کلام ہے جس نے اپنے کھلے ہوئے اور نہایت واضح بیان سے ہم کو ہمارے ہر یک قول اور فعل اور حرکت اور سکون میں حدودِ معیّنہ مشخّصہ پر قائم کیا اور ادبِ انسانیت اور پاک رَوِشی کا طریقہ سکھلایا۔ وہی ہے جس نے آنکھ اور کان اور زبان وغیرہ اعضاء کی محافظت کے لئے بکمال تاکید فرمایا قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِهِمۡ وَيَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَهُمۡ ؕ ذٰ لِكَ اَزۡكٰى لَهُمۡ۔ .... یعنی مومنوں کو چاہئے کہ وہ اپنی آنکھوں اور کانوں اور ستر گاہوں کو نامحرموں سے بچاویں اور ہر یک نادیدنی اور ناشنیدنی اور ناکردنی سے پرہیز کریں کہ یہ طریقہ ان کی اندرونی پاکی کا موجب ہوگا۔ یعنی ان کے دل طرح طرح کے جذبات نفسانیہ سے محفوظ رہیں گے کیونکہ اکثر نفسانی جذبات کو حرکت دینے والے اور قوائے بہیمیہ کو فتنہ میں ڈالنے والے یہی اعضاء ہیں۔ اب دیکھئے کہ قرآن شریف نے نامحرموں سے بچنے کے لئے کیسی تاکید فرمائی اور کیسے کھول کر بیان کیا کہ ایماندار لوگ اپنی آنکھوں اور کانوں اور ستر گاہوں کو ضبط میں رکھیں اور ناپاکی کے مواضع سے روکتے رہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، جلد اول، صفحہ 209، حاشیہ)

پھر غَضِّ بصر کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غَضِّ بصر کہتے ہیں‘‘۔ یعنی آدھی کھلی آنکھوں سے جو چیزیں دیکھنے والی نہیں ہیں ان کو صرف دیکھنا اور نظر بچا لینا اور دوسری جو جائز چیزیں ہیں ان کو کھول کر آنکھیں دیکھنا اس کو عربی میں غضّ بصر کہتے ہیں۔‘‘ اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غَضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدّنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خُلق ہے جس کو اِحصان اور عفّت کہتے ہیں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 344)

پھر ایک جگہ آپ نے مزید کھول کر بیان فرمایا کہ:

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14راکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیرالمومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30رستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

’’مومنوں کو کہہ دے کہ نامحرم اور محلِ شہوت کے دیکھنے سے اپنی آنکھیں اس قدر بند رکھیں کہ پوری صفائی سے چہرہ نظر نہ آسکے اور نہ چہرہ پر کشادہ اور بے روک نظر پڑ سکے اور اِس بات کے پابند رہیں کہ ہرگز آنکھ کو پورے طور پر کھول کر نہ دیکھیں۔ نہ شہوت کی نظر سے اور نہ بغیر شہوت سے۔ کیونکہ ایسا کرنا آخر ٹھوکر کا باعث ہے یعنی بے قیدی کی نظر سے نہایت پاک حالت محفوظ نہیں رہ سکتی اور آخر ابتلا پیش آتا ہے اور دِل پاک نہیں ہوسکتا جب تک آنکھ پاک نہ ہو اور وہ مقامِ اَزْکٰی جس پر طالب حق کے لئے قدم مارنا مناسب ہے، حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور اِس آیت میں یہ بھی تعلیم ہے کہ بدن کے ان تمام سوراخوں کو محفوظ رکھیں جن کی راہ سے بدی داخل ہوسکتی ہے۔ سوراخ کے لفظ میں جو آیت ممدوح میں مذکور ہے آلاتِ شہوت اور کان اور ناک اور مُنہ سب داخل ہیں۔ اب دیکھو کہ یہ تمام تعلیم کس شان اور پایہ کی ہے جو کسی پہلو پر نامعقول طور پر اِفراط یا تفریط سے زور نہیں ڈالا گیا اور حکیمانہ اعتدال سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس آیت کا پڑھنے والا فی الفور معلوم کرلے گا کہ اِس حکم سے جو کھلے کھلے نظر ڈالنے کی عادت نہ ڈالو یہ مطلب ہے کہ تا لوگ کسی وقت فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں اور دونوں طرف مرد اور عورت میں سے کوئی فریق ٹھوکر نہ کھاوے۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 165-164)

پس یہ ہے اسلام کی تعلیم مَردوں کے لئے کہ انہیں پہلے ہر طرح پابند کیا گیا ہے۔ پھر عورتوں کو حکم دیا ہے کہ ان احتیاطوں کے بعد بھی تم نے بھی اپنے پردہ کا خیال رکھنا ہے۔ اور ان ملکوں میں جہاں بالکل ہی بے حیائی ہے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ پردے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے حجابی اور دوستیاں بہت سی قباحتیں پیدا کر رہی ہیں ان سے بچنے کی ہمیں بہت کوشش کرنی چاہئے۔ اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اگر عورتوں کو مَردوں کے ساتھ سوئمنگ کی اجازت نہیں ہے تو مَردوں کو بھی نہیں ہے کہ عورتوں میں جا کر سوئمنگ کریں۔

پس یہ پابندیاں صرف عورت کے لئے نہیں بلکہ مَرد کے لئے بھی ہیں۔ مَردوں کو اپنی نظریں عورتوں کو دیکھ کر نیچے کرنے کا حکم دے کر عورت کی عزت قائم کی گئی ہے۔ پس اسلام کا ہر حکم حکمت سے پُر ہے اور برائیوں کے امکانات کو دُور کرتا ہے۔

جرمنی میں گزشتہ جلسہ سالانہ پر مَیں نے عورتوں میں عورتوں اور مردوں کے فرق اور ان کے فرائض اور ان کے کام یعنی ہر ایک کے جو مختلف کام ہیں نیز عورتوں کے حقوق کی بات کی تو ایک جرمن خاتون آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اس دوران پوری تقریر سنی تو کہنے لگیں کہ پہلے مَیں سمجھتی تھی کہ اسلام عورتوں کے حقوق غصب کرتا ہے لیکن آج آپ کی باتیں سن کر مجھے پتا چلا کہ اسلام عورتوں کے حقوق اور اس کی عزت اور اس کا احترام زیادہ باریکی میں جا کر بیان کرتا ہے اور قائم کرتا ہے۔ پس کسی احمدی لڑکی یا عورت کو یا کسی لڑکے کو کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم ہی ہے جس نے دنیا کو پُرامن اور اللہ تعالیٰ کی طرف لانے والا بنانا ہے۔ دنیا کو ایک وقت میں احساس ہو جائے گا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ اسلام کی تعلیم پر ہی غور کریں اور عمل کریں۔ مَردوں کو یہ حکم دینے کے بعد کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھو، عورت کی عزت قائم کرو، پھر عورت کو تفصیل سے حکم دیا کہ تم نے بھی اپنی نظریں نیچی رکھنی ہیں۔ اور پردہ کس طرح کرنا ہے اور کس کس سے کرنا ہے۔ اگر تم ان باتوں پر عمل کرو گی تو کامیاب ہو جاؤ گی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ پردہ اور حیا تمہاری کامیابی کی نشانی ہے۔ تمہاری دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔ چنانچہ فرمایا کہ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور:32) اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے ازخود ظاہر ہو۔ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کے لئے یا مَردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی جنسی حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ لوگوں پر وہ ظاہر کر دیا جائے جو عورتیں عموماً اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

مردوں کی نظریں بھی اور عورتوں کی نظریں بھی نیچی رکھنے اور پردہ سے ہی عورت کی عزت اور عصمت کی حفاظت ہوگی۔ ترقی یافتہ ممالک میں تو عزت اور عصمت کی حفاظت کے معیار بدل گئے ہیں۔ نامحرموں کے آپس کے تعلقات اگر لڑکے اور لڑکی کی مرضی سے ہیں تو پھر زنا نہیں کہلاتا۔ یہ اگر مرضی کے خلاف ہیں تو پھر زنا کہلایا جاتا ہے۔ جب ایسی گراوٹیں آجائیں تو ایک مومن کو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں اور کوشش کی ضرورت ہے۔

اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ عورت کو حجاب اوڑھا کر، پردہ کا کہہ کر اس کے حقوق سلب کئے گئے ہیں اور اس سے کچے ذہن کی لڑکیاں جو ہیں بعض دفعہ متاثر ہو جاتی ہیں۔ اسلام پردہ سے مراد جیل میں ڈالنا نہیں لیتا۔ گھر کی چار دیواری میں عورت کو بند کرنا اس سے مراد نہیں ہے۔ ہاں حیا کو قائم کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’آجکل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں۔‘‘ (یعنی قید خانہ نہیں ہے) ’’بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تأمّل اور بے محابا مل سکیں، سیریں کریں کیونکر جذباتِ نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جارہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکُشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اُس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔‘‘ (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 34 تا 35، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر پردہ کے طریق کے بارے میں آپ نے بتایا کہ کس طرح پردہ ہونا چاہئے؟ فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مَردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوات آوازیں نہ سنیں اور اپنے سَتر کی جگہ کو پردے میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر مَحرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے۔ یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 342-341)

یہاں یہ بات بھی واضح کر دوں کہ بعض عورتیں یہ بھی سوال اٹھا دیتی ہیں کہ ہم نے میک اَپ کیا ہوتا ہے اگر چہرے کو نقاب سے ڈھانک لیں تو ہمارا میک اَپ خراب ہو جاتا ہے۔ تو کس طرح پردہ کریں۔ اوّل تو میک اَپ نہ کریں تو پھر یہ پردہ، کم از کم پردہ ہے جس کا معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ چہرہ، ہونٹ ننگے ہو سکتے ہیں۔ باقی چہرہ ڈھانکا ہو۔ (ماخوذ از ریویو آف ریلیجنز جلد 4 نمبر 1 صفحہ 17 ماہ جنوری 1905ء)۔ اور اگر میک اَپ کرنا ہے تو بہرحال ڈھانکنا ہوگا۔ ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر چلتے ہوئے اپنی زینت کو چھپانا ہے یا دنیا کو اپنی خوبصورتی اور اپنا میک اَپ دکھانا ہے۔

جن کے سامنے زینت ظاہر کرنے کا حکم ہے وہ قریبی رشتہ دار ہیں، بہن بھائی ہیں، خاوند ہے، باپ ہے، ماں ہے، ان کے بچے ہیں۔ ان کے سامنے بھی صرف یہ ہے کہ ان سے پردہ نہیں ہے۔ میک اَپ وغیرہ اگر ہوسکتا ہے تو ان کے سامنے تو ہوسکتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔ زینت ظاہر کرنے کا حکم جن کے سامنے ہے اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دے دی اور وہ تمام رشتے بیان کر دیئے ہیں۔ اور یہ زینت بھی وہ ہے جو خودبخود ظاہر ہوتی ہو یعنی اس قسم کی زینت جیسے شکل ہے، قد کاٹھ وغیرہ ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے سامنے بھی گھر میں بھی تنگ جین اور بلاؤز پہن کے پھر رہی ہوں یا ننگا لباس ہو۔ یہ پردہ مَحرم رشتہ داروں کے لئے بھی ہے۔

اسی طرح ایک اور بات مَیں مربّیان اور ان کی بیویوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اپنے لباس اور اپنی نظروں میں بہت زیادہ احتیاط کریں۔ ان کے نمونے جماعت دیکھتی ہے۔ مربی اور مبلغ کی بیوی بھی مربی ہوتی ہے اور اس کو اپنی ہر معاملے میں اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے مرد بھی اور ہماری عورتیں بھی حیا کے اعلیٰ معیاروں کو قائم کرنے والے ہوں اور اسلامی احکامات کی ہر طرح ہم سب پابندی کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

اعلان ولادت و درخواست دعا

مکرم رضوان سلیم صاحب (آر۔ سبّا راؤ) ممبر جماعت احمدیہ میدن راؤ پالم ضلع ویسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26ردسمبر 2016 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور نے از راہ شفقت عادل سلیم رکھا ہے۔ موصوف اپنی دینی و دنیاوی ترقی اور بچے کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا حالیہ دورہ کینیڈا اور وہاں کے عرب احباب (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ کینیڈا کے دوران وہاں سیریا سے پہنچنے والے عرب احباب کی خلیفۂ وقت کی پہلی زیارت، ان کی جلسہ میں شرکت اور خلیفۂ وقت سے پہلی ملاقات کا کچھ احوال نقل کیا تھا۔ اس قسط میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

ہجر محو وصال سا کچھ ہے

عابدین فیملی کا تعلق سیریا کے شہر حلب سے ہے۔ اس فیملی میں بشیر عابدین صاحب نے سب سے پہلے بیعت کی جسکے بعد ان کے اہل خانہ، انکے والدین اور بہن بھائی ساری فیملی احمدیت کی آغوش میں آگئی اور جلد ہی اخلاص ووفا کی حسین تصویر بن گئی۔

جب حلب شہر میں متشدد تنظیموں نے قوت پکڑی تو اس فیملی کو قبول احمدیت کی بناء پر دھمکیاں ملنے لگیں اور بالآخر ایک روز مذہب کے نام پر خون کی ہوس میں گرفتار ایک تنظیم نے مکرم بشیر عابدین صاحب، ان کی اہلیہ اور ان کے ایک جواں سال بیٹے کو اغوا کرلیا۔ پھر اس کے بعد نہ جانے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا، نہ جانے وہ اب تک زندہ بھی ہیں یا ان کو موت کی آغوش میں سلا دیا گیا ہے، اس بارہ میں ان کی فیملی کے افراد دعا گو ہیں کہ شاید کوئی معجزہ ہوجائے اور ان کے زندہ ہونے کی کہیں سے کوئی خبر مل جائے۔

بشیر عابدین صاحب نہایت مخلص احمدی تھے۔ خلافت سے تو انہیں عشق تھا۔ علمی ذوق وشوق بھی تھا اور بہت اچھے شاعر تھے۔ اپنے اغوا سے کچھ عرصہ پہلے ہی انہوں نے ایک قصیدہ لکھا تھا جس میں کہا تھا کہ اے امیر المومنین! اے ہماری دنیا کے نور! ہمیں آپ سے بیحد محبت ہے۔ آپ نے خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشکوٰۃ سے علم اور نور اخذ کیا ہے۔ آپ ہر روز اپنی قوت قدسیہ سے بے شمار نفوس کا تزکیہ فرما رہے ہیں اور اندھی قوم کی آنکھوں سے جہالت وضلالت کے پردے ہٹا رہے ہیں۔

جنہیں آپ کی مجالس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا ہے ان میں سے بعض نے آ کر ہمیں ان مجالس کی باتیں سنائی ہیں اور سب سننے والے عشاق کو خوب رلایا ہے۔

کاش کہ میری زندگی میں بھی وہ دن آئے جب مجھ جیسے ہجر وفراق کے مارے کو بھی حضور انور کے روئے روشن کا دیدار کرنے اور آپ کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی سعادت نصیب ہوجائے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کے آخر پر پڑھی جانے والی نظموں میں عرب احباب نے یہی قصیدہ پڑھا تھا۔

بشیر عابدین صاحب اور ان کی اہلیہ وبیٹے کے اغوا کے بعد یہ خاندان شریروں کے شر سے بچنے کے لئے شہر چھوڑ کر دیہاتی علاقے میں چلا گیا۔ پھر جب وہاں بھی حالات خراب ہونے لگے تو ترکی کی جانب ہجرت کا پروگرام بنایا۔ اس کے لئے واپس حلب جانا ضروری تھا لیکن شہر کا باغیوں کی طرف سے محاصرہ ہو چکا تھا اور حکومتی طیارے اس شہر میں باغیوں کے ٹھکانوں پر بمباری کررہے تھے۔ یہی نہیں بلکہ امن وامان کی مخدوش صورتحال میں قتل وغارت اور لوٹ کھسوٹ بھی اس قدر عروج پر پہنچ چکی تھی کہ کسی کا ان حالات میں باہر نکلنا اور صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچ جانا کسی معجزہ سے کم نہ تھا۔ ان حالات میں اس خاندان کے کئی افراد نے حضور انور کی خدمت میں دعا کا خط لکھا اور پھر اس خاندان کے 22 افراد ایسی ویگن میں سوار ہوکر شہر کی جانب عازم سفر ہوئے جس کی چھت بھی نہ تھی۔ مردوں کے ہاتھوں میں لکڑیاں تھیں تا ان کے ذریعہ سامنے سے ناگہاں طور پر آنے والی گولیوں سے بچا جا سکے۔ ایسے میں گھر کے سربراہ ابو بشیر عابدین کو عجیب خیال آیا، انہوں نے اپنی چھوٹی نواسی اور چھوٹی پوتی کو سب سے آگے بٹھاتے ہوئے بآواز بلند یہ کہا کہ اے خدا! میرے خاندان میں دو ہی وقف نو بچیاں ہیں، یہ تیری راہ میں وقف ہیں، ان واقفین نو کی صحت وسلامتی اور حفاظت کے لئے خلیفہ وقت خاص دعائیں کرتے ہیں اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ تو کبھی انہیں اس طرح ضائع نہیں ہونے دے گا۔ پھر انہوں نے باقی خاندان کو کہا کہ اللہ تعالیٰ ان واقفین بچوں کی وجہ سے ہماری حفاظت فرمائے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور کئی گولے ان کے اردگرد گرتے رہے لیکن یہ بحفاظت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

ان میں سے ایک بچی کا نام حنین عابدین ہے۔ یہ اس قدر ذہین ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے لمبے لمبے اور مشکل قصائد بھی اسے زبانی یاد ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اردو نظمیں بھی یاد ہیں اور دوران ملاقات اس نے حضور انور کو ایک اردو ترانہ بھی سنایا اور پیارے آقا سے شفقتیں حاصل کیں۔

بشیر عابدین صاحب کی خلیفۂ وقت سے ملنے کی خواہش تو پوری نہ ہوسکی تاہم ان کے دو بیٹے حسن عابدین اور حسین عابدین اور بیٹی غفران حلب سے ترکی جانے اور پھر وہاں سے کینیڈا پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کے بعد ان تینوں کی حضور انور سے ملاقات تھی۔ ملاقات میں پیارے آقا کی شفقتوں اور الطاف کو دیکھ کر اغوا ہونے والے والدین کی خلافت سے محبت اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کی شدید خواہش کا یاد آجانا ایک طبعی امر تھا۔ شاید اس وقت ان تینوں کے ذہن میں اپنے والد بشیر عابدین صاحب کے قصیدہ کے الفاظ اور ان میں پروئے ہوئے جذبات بھی آرہے تھے۔ اسی لئے ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور الفاظ حلق میں اٹکے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنے والدین اور بھائی کے اغوا کا ذکر کرکے دعا کی درخواست عرض کی۔ یہ لمحات عجیب تھے۔ ایک طرف حضور انور کی زبان مبارک پر ان کی تسلی کے الفاظ تھے، دعائیں تھیں اور دوسری طرف پیارے آقا کی نظریں دعا بن کر انہیں محبتوں سے نوازتی جارہی تھیں۔ پیارے آقا نے انہیں تسلی دلائی، شفقت فرمائی اور حسن عابدین صاحب کے چھوٹے بھائی اور بہن کو فرمایا کہ تم دونوں نے خوب محنت سے پڑھنا ہے اور ہر ماہ مجھے خط لکھنا ہے۔

وہ اس اعزاز پر جذباتی ہوکر زار وقطار روئے جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت نے خود انہیں ہر ماہ خط لکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

یوں ملاقات کیلئے جانے سے قبل جو آلام واحزان سے بوجھل تھے وہ ملاقات کے بعد شفقتوں، عنایتوں اور الطاف سے مالا مال ہوکر لوٹ رہے تھے۔

گال پہ آنسو، ہونٹ پہ مسکان

پیارے آقا کی بچوں کو نصیحت اور دعا کا مضمون چلا ہے تو اسی ضمن میں عرض ہے کہ ایک عرب دوست نے اپنی پہلی فیملی ملاقات میں خاکسار سے کہا کہ میرا بیٹا بہت شرارتی ہے اور اس کی ایک بری عادت یہ ہے کہ کبھی کبھی غلط بیانی کرجاتا ہے۔ ملاقات میں آپ اردو میں حضور انور سے اس کے لئے خاص دعا کی درخواست کردیں۔ جب حضور انور کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی تو حضور انور نے بچے کے والد سے پوچھا کہ کیا تم بچے کو مارتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ جی حضور کبھی کبھی ایسا ہوجاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کے بعد بچے کو مارنا نہیں۔ پھر بچے کو اپنے پاس بلا کر پیار کیا اور دعا دی اور ایک چاکلیٹ اور ایک قلم عطا فرمایا۔

اس بچے پر حضور انور کے پیار اور دعا کا اس قدر اثر ہوا کہ ملاقات ختم ہونے کے بعد یہ اپنی بہن کے ساتھ روتے ہوئے محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ملاقات میں ہم حضور انور کو قرآن سنانا چاہتے تھے لیکن موقع نہ ملا۔ اب ہم قرآن سنائے بغیر نہیں جائیں گے۔ اس وقت کسی اور کی ملاقات جاری تھی۔ جب وہ ختم ہوئی تو محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ان کو حضور انور کے پاس لے گئے اور ان کی خواہش کے بارہ میں بتایا۔ یہ دونوں بہن بھائی رو رہے تھے۔ حضور انور نے نہایت مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ آپ قرآن پڑھیں مَیں سنتا ہوں۔ پھر ان میں سے ایک نے سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی اور دوسرے نے اسی سورہ کی آخری آیات کی تلاوت کی۔ اس دوران حضور انور مشفقانہ نظروں اور متبسم چہرہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھتے رہے اور پھر دوبارہ انہیں پیار دے کر رخصت کیا۔ ان کے گالوں پر آنسو تھے اور ہونٹوں پر مسکان پھیل رہی تھی۔

بعد ازاں خاکسار کو ان کے گھر جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ ان کا یہ بیٹا ملنے کے بعد صوفہ پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ بچے کے والد نے کہا کہ جب سے ملاقات کرکے آئے ہیں ہم نے اپنے اس بیٹے میں عجیب تبدیلی دیکھی ہے۔ یہ تو بہت شرارتی تھا اور اپنی بہن کو ہر وقت تنگ کرتا رہتا تھا لیکن ملاقات کے بعد سے ایسا خاموش اور پُرسکون ہے کہ شروع شروع میں تو میں نے کہا کہ شاید یہ بیمار ہے کیونکہ میں نے اسے اس قدر خاموش اور پرسکون پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

پھر اس بچے نے خود ہی حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے حضور انور سے ملنے کا موقع عطا فرمایا اور اپنے مقرب شخص کی قربت میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں جلدی سے بڑا ہوجاؤں اور جامعہ میں داخل ہوکر تعلیم حاصل کرکے مربی بنوں۔ پھر میں حضور انور کے عملہ حفاظت میں خدمت کا موقع پاؤں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ خواہش پوری فرمائے۔ مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔ میں حضور انور کا عطا کردہ پین سنبھال کر رکھوں گا۔

خاکسار نے ان کے گھر میں ان دونوں بہن بھائی سے پوچھا کہ آپ سیریا میں پیدا ہوئے، پھر وہاں زندگی کے کچھ سال گزارے، پھر آپ ترکی آگئے اور کچھ عرصہ وہاں بھی رہے، پھر اب آپ یہاں آگئے ہیں، آپ کو ان تین ملکوں میں سے سب سے زیادہ اچھا کون سا ملک لگتا ہے؟ اس بچے کی بہن نے بلاتوقف کہا کہ کینیڈا سب سے اچھا ہے کیونکہ اس میں حضور انور تشریف لائے ہیں۔

نیکی سے شریروں کے شر کا خاتمہ کرو!

حضور انور کی دعاؤں اور نصائح کی تاثیر کے حوالہ سے ایک اور بچی کا ذکر بھی ضروری ہے۔ یہ بچی ہمارے بہت ہی پیارے بھائی مکرم خالد البراقی صاحب کی بیٹی ہے جنہیں نوجوانی میں ہی سیریا میں شہید کردیا گیا تھا۔ ان کی شہادت کے بعد ان کی فیملی بھی ترکی آگئی اور پھر وہاں سے خلیفۂ وقت کی خاص شفقت سے کینیڈا پہنچ گئی۔ یہاں پہنچنے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی شہید کی بیوہ مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ کی ایک مخلص احمدی کے ساتھ شادی ہوگئی اور اب یہ فیملی آٹوا میں بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی زندگی گزار رہی ہے۔

مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ نے اپنی فیملی کے ساتھ آٹوا میں ملاقات کی اور حضور انور کی خدمت میں مکرم خالد البراقی صاحب کے لئے درخواست دعا کی تو ساتھ ہی ان کی بیٹی نے اپنے والد کی تصویر نکال کر حضور انور کی خدمت میں پیش کردی۔ حضور انور نے مشفقانہ دعاؤں بھری نظروں سے اس شہید کی تصویر کی طرف دیکھا اور پھر کمال محبت سے اس پر دستخط فرما کر تصویر بچی کو واپس کردی۔

یہ بچی شہید مرحوم کے تین بچوں میں سب سے بڑی ہے اور اپنے والد کے ساتھ بہت زیادہ attach تھی۔ ابھی بھی وہ اپنے والد کی یادوں کے حصار سے نکل نہیں پائی۔ اکثر کہتی ہے کہ میرے والد تو نیک انسان تھے پھر انہیں لوگوں نے کیوں مار ڈالا؟

یہ سوچ اس کی نفسیاتی بیماری میں تبدیل ہوتی جارہی تھی۔ اکتوبر کے آخر پر ٹورانٹو میں عرب احمدیوں کا اجتماع ہوا تو یہ فیملی بھی آٹوا سے اس اجتماع میں شمولیت کیلئے ٹورانٹو آگئی۔ انہی ایام میں مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ کے والد مکرم مامون الزاید کی فیملی ملاقات تھی۔ مکرمہ ربیٰ الزاید صاحبہ نے درخواست کرکے ملاقات میں ان کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کرلی اور بتایا کہ اصل مقصد بیٹی کے لئے دعا کی درخواست کرنا ہے کیونکہ وہ ہر روز شام کو روتی ہے اور بہت شور کرتی ہے۔ ہر روز رات کو وہ اپنے والد کو خواب میں دیکھتی ہے اور پھر سارا دن ڈسٹرب رہتی ہے۔

ملاقات میں جب حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ بچی اکثر کہتی ہے کہ میرے والد تو نیک انسان تھے پھر انہیں لوگوں نے کیوں مار ڈالا؟ تو حضور انور نے اسے مخاطب کرکے فرمایا کہ تمہارے والد صاحب واقعی نیک انسان تھے اور شریر لوگ انہیں تکلیفیں دیتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں تکلیفوں سے بچانے کے لئے اپنے پاس بلالیا ہے۔ نیز فرمایا کہ اب تمہاری یہ ڈیوٹی ہے کہ تم اپنے والد صاحب کی طرح نیک بنو اور اپنی نیکی سے ان شریروں کے شر کا خاتمہ کرو۔ نیز حضور انور نے اسے چاکلیٹ عطا فرمایا اور بہت پیار کرتے ہوئے دعا بھی دی۔

اگلے دن مکرمہ ربی الزاید صاحبہ نے بتایا کہ ان کی بیٹی اس رات بہت آرام سے سوئی ہے۔ پھر دو ہفتوں کے بعد بتایا کہ بیٹی کی صحت دن بدن بہتری کی طرف مائل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت وعافیت والی فعّال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16رد سمبر 2016)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

تحریکِ جدید کے بیاسیویں (82) سال کا پُرشوکت اعلان

آج بحیثیت جماعت، جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا کہاں تو احراری قادیان سے احمدیت کی آواز کو ختم کرنے کی بات کرتے تھے اور کہاں آج دنیا کے اس مغربی کونے سے ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو آپ کا ایک غلام اور ادنیٰ خادم پہنچا رہا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11رنومبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالی قربانی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا روح پرور اقتباس پڑھ کر سُنایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ: ’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتّقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بِدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے۔ پس مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔‘‘

سوال خدا تعالیٰ کی رضامندی اور حقیقی خوشی کے حصول کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔‘‘

سوال انسان کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن ایک مومن جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو سمجھتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔

سوال حضور انور نے دنیا دار لوگوں کی عیاشیوں اور فضول خرچیوں کا کیا نقشہ کھینچا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج اگر ہم جائزہ لیں تو دنیا کے فساد اور فتنوں اور افراتفری کی وجہ دولت کی محبت اور ہوس ہے۔ بڑے بڑے امیر لوگ casino میں جا کر عیاشیوں میں خرچ کرتے ہیں۔ مسلمان بھی یہاں آ کر یہ عیاشیاں کرتے اور خرچ کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا مَیں نے ایک رسالے میں ایک آئس کریم کا اشتہار دیکھا جو دبئی کے ہوٹل کا اشتہار تھا جس کے ایک کپ کی، جس میں دو یا تین سکوپ تھے، اس کی قیمت ساڑھے آٹھ سو ڈالر تھی کہ اس میں فلاں جگہ کا زعفران استعمال ہوا ہے اور فلاں جگہ کی فلاں چیز استعمال ہوئی ہے اور اس پہ سونے کا ورق چڑھایا گیا ہے۔ ساڑھے آٹھ سو ڈالر میں ایک غریب ملک کے ایک پورے خاندان کا بہت اعلیٰ رنگ میں گزارہ ہوسکتا ہے لیکن یہ لوگ ایک کپ آئس کریم کھانے میں لگا دیتے ہیں۔

سوال حضور انور نے علاوہ مادی ضروریات کے اور کن کن ضروریات پر مال خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: علاوہ مادی ضروریات کے پورا کرنے کے، غریبوں کی مدد کرنا ضروری ہے۔ ہم احمدیوں کے لئے روحانی ضروریات پوری کرنے کے لئے مال خرچ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کا کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ہدایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کُل انسانیت کے لئے لائے تھے اور جس کے پھیلانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین تھے اس کی تکمیل کا یہ زمانہ ہے جب سب ذرائع میسر ہیں۔ اس زمانے میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے کام ہیں اور مخلوق سے ہمدردی کی وجہ سے ان کے حق ادا کرتے ہوئے ان پر خرچ کیا جاتا ہے۔

سوال چندوں میں کیسا مال دینا ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چندوں کے لئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے اس مال سے دو جو پاک مال ہو، جو جائز طریقے سے کمایا ہوا مال ہو۔ دھوکہ دے کر کمایا ہوا مال نہ ہو۔ ٹیکس بچا کر کمایا ہوا مال نہ ہو۔ یا کسی بھی طریقے سے غلط رنگ میں کمایا ہوا مال نہ ہو۔

سوال جماعت احمدیہ کے حق میں کس قسم کا انقلاب مقدر ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پس جب تک ہماری نیتیں نیک رہیں گی۔ جب تک ہم پاکیزہ مال کمانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے یقیناً تب ہم انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے اور یہ انقلاب ہمارے سے مقدر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے۔ کوئی دنیاوی انقلاب ہم نے نہیں لانا بلکہ روحانی انقلاب لانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں۔

سوال حضور انور نے تنزانیہ کے موانزہ ریجن میں مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہاں کے ایک دوست کا تحریک جدید کا وعدہ دو لاکھ شلنگ کا تھا جس میں سے انہوں نے ایک لاکھ شلنگ کی ادائیگی کر دی تھی جبکہ ایک لاکھ بقایا تھا۔ انہوں نے ایک بس ڈرائیور کے ہاتھ یہ رقم بھجوا دی اور اسے یہ کہا کہ یہ میرا چندہ ہے جس کی ادائیگی بہت ضروری ہے اور وہاں پہنچتے ہی یہ ساری رقم معلم کو دے دینا۔ وہ بس ڈرائیور جونہی بس اسٹینڈ پر پہنچا اس نے معلم صاحب کو فون کر کے کہا کہ آپ کی امانت میرے پاس ہے آ کے لے جائیں۔ جب معلم چندہ لینے گئے تو ڈرائیور نے معلم سے کہا کہ وہ بھی احمدی ہونا چاہتا ہے۔ کہنے لگا مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ اس مادی دور میں جہاں انسان مال سے بہت محبت کرتا ہے اور ہم تو غریب علاقے کے لوگ ہیں، کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو اللہ کی راہ میں مال دے کر حقیقی خوشیاں اور سکون پاتے ہیں۔

سوال حضور انور نے، پیٹ کاٹ کر مالی قربانی کرنے والی ایک خاتون کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گیمبیا میں Yeeda گاؤں کی ایک خاتون نے احمدیت قبول کی۔ تحریک جدید کے بارے میں جب انہیں بتایا گیا تو اس خاتون نے جواب دیا کہ میرے گھر میں صرف چاول خریدنے کے لئے سو ڈلاسی پڑے ہوئے ہیں۔ چاول بالکل ختم ہو چکے ہیں۔ اس خاتون نے یہ بھی بتایا کہ اس کا اکلوتا بیٹا جو اس کے خاندان کو سپورٹ کرتا تھا وہ دو سال سے غائب ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو چکا ہوگا۔ اب اس کا کوئی اَتا پتا نہیں لیکن ساتھ ہی اس خاتون نے کہا کہ ٹھیک ہے مَیں گزارہ کر لوں گی، کھانے کے لئے کہیں سے ادھار لے لوں گی۔ یہ رقم جو ہے یہ تحریک جدید کے چندے میں دے دیں۔ اللہ تعالیٰ خود میرا کوئی بندوبست کر دے گا۔ اس واقعہ کے تین دن بعد ہی اس کا وہ لڑکا جو دو سال سے غائب تھا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ چاول کی دس بوریاں بھی لے کر آیا اور بہت بڑی رقم لے کر آیا۔

سوال کروشیا کے ایک احمدی غریب احمدی دوست کی مالی قربانی کا کیا ایمان افروز واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کروشیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک بڑی عمر کے احمدی دوست ہیں جن کو جماعتی کام کرنے کا بہت شوق ہے اور تقریباً اپنا سارا وقت جماعت کے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ تقریباً ایک سال سے وہ خالی کین جمع کرتے تھے تا کہ اس کو ری سائیکلنگ والوں کو دے کے کچھ رقم مل جائے۔ سال بھر انہوں نے یہ کین جمع کئے اور ری سائیکلنگ والوں کو دیئے۔ سارے سال میں اس کام کے انہیں صرف تیس ڈالر ملے اور ان کو لے کے وہ سیدھے مشن ہاؤس آئے اور اس میں سے دس ڈالر چندے میں ادا کر دیئے کہ میرا تحریک جدید کے چندے کا وعدہ تھا وہ میں نے پورا کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حساب سے سارے سال میں جو محنت انہوں نے کی اس کا ایک بٹا تین (1/3) جماعت کو دے دیا۔

سوال حضور انور نے ایم ٹی اے کے متعلق احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایم ٹی اے کے بارے میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جائزے کے مطابق یہاں ایم ٹی اے سننے کا رواج جتنا ہونا چاہئے وہ نہیں ہے یا کم از کم میرے خطبات براہ راست نہیں سنتے۔ اگر وقت کا فرق بھی ہے تو جو repeat خطبہ آتا ہے تو اس کو سننا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ سے کئے گئے وعدے ضرور پورے کرے گا انشاء اللہ۔ مخلصین بھی آئیں گے لیکن یہ نہ ہو کہ نئے آنے والے تو سب کچھ لے جائیں اور پرانے اس بات پر فخر کرتے رہیں کہ ہمارے باپ دادا صحابی تھے یا ہم پرانے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ اگر پرانے اپنے آپ کو دور کریں گے تو پھر باپ دادا کے صحابی ہونے سے یا ان کے رشتہ دار ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں۔ دوسرے بھی بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں۔ یہ نہیں کہ مربی صاحب نے ہمیں خلاصہ سنا دیا تھا اس لئے ہمیں پتا ہے کیا کہا گیا۔ خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے۔

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے کون سے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور اس کے متعلق کیا اعداد و شمار پیش فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کو جانا جاتا ہے اور 209 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ آج بحیثیت جماعت، جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ کہاں تو احراری قادیان سے احمدیت کی آواز کو ختم کرنے کی بات کرتے تھے اور کہاں آج دنیا کے اس مغربی کونے سے ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو آپ کا ایک غلام اور ادنیٰ خادم پہنچا رہا ہے۔ اب مَیں تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں اور حسب روایت کوائف بھی کچھ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک جدید کا جو سال گزرا ہے 31راکتوبر کو ختم ہوا۔ یہ بیاسیواں (82) سال تھا اور یکم نومبر سے تراسیواں (83) سال شروع ہو چکا ہے جس کا مَیں نے اعلان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو رپورٹس آئی ہیں ان کے مطابق تحریک جدید کے مالی نظام میں اس سال عالمگیر جماعت احمدیہ کو کُل ایک کروڑ نو لاکھ تینتیس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ کی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے سترہ لاکھ سترہ ہزار پاؤنڈ زائد ہے۔

سوال پوزیشن کے لحاظ سے تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والی پہلی دس جماعتیں کون سی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان کو چھوڑ کر نمبر ایک جرمنی ہے۔ نمبر دو برطانیہ، نمبر تین امریکہ، نمبر چار کینیڈا ہے، نمبر پانچ بھارت ہے، چھ آسٹریلیا، سات مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، آٹھویں انڈونیشیا، نویں پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت اور دسویں غانا ہے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

میئر آف مسی ساگا کی حضور انور سے ملاقات، مکرمہ اسماء خلیل صاحبہ (ممانی جان حضور انور) سے حضور کی ملاقات، عرب سیرین خواتین کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات، انفرادی و فیملی ملاقاتیں، تقریب آمین، ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر کی حضور انور سے ملاقات، کینیڈا کے اخبار Globe and Mail کی جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو، جوئش کمیونٹی کے ایک وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

● آجکل کے نام نہاد علماء اسلامی تعلیمات کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں، اسلام صرف امن و سلامتی کا پیغام دیتا ہے، ہر ایک کے ساتھ اچھے طریق سے پیش آنے اور عدل و انصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے ● ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی اقدار کو اہمیت دیتے ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں، خدا ربّ العالمین ہے، اگر ہم یہ بات مانتے ہیں تو ہمیں خوشی سے آپس میں مل کر رہنا چاہئے، ہمیشہ انسانی قدروں کا خیال رکھیں اور ایک ہو کر ان کے لئے کام کریں تا کہ ہمارے معاشرہ میں امن قائم رہے ● ایک خدا کو مانیں اور ہر مذہب کے بانیوں اور لیڈروں کا احترام کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے، اگر ہم نے انسانی قدروں کا پاس نہ کیا اور امن و سکون کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش نہ کی تو پھر تباہی ہمارے راستہ پر ہو گی *

جوئش کمیونٹی کے وفد کی سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح اور اسلام کی تبلیغ

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 24، 25، 26 و 27 اکتوبر 2016 کی مصروفیات

24 اکتوبر 2016 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

میئر آف مسی ساگا کی سیدنا حضور انور سے ملاقات

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں، میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں میئر آف مسی ساگا، Bonnie Crombie صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں اور حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔

میئر نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا: حضور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ آپ سے ملاقات ہوئی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت شکریہ آپ یہاں آئی ہیں۔

میئر نے عرض کیا: میں معذرت چاہتی ہوں کہ میں آپ سے Thanks giving Weekend پر نہیں مل سکی جب کہ دوسرے سیاست دان ملنے آئے تھے کیونکہ میں اپنی فیملی کے ساتھ تھی۔ میں سوچ رہی تھی کہ میں نے آپ سے ملنے کا یہ بہترین موقع کھو دیا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: فیملی سے ملنے کا پلان بھی ضروری ہوتا ہے۔

میئر نے کہا: خاص طور پر سیاست کی زندگی میں ضروری ہو جاتا ہے، نہیں تو ہمیں باقی دنوں میں فیملی سے ملنے کا موقع نہیں ملتا۔ میں معذرت چاہتی ہوں کہ میرا پلان آپ کی ملاقات کے ساتھ مکس (Mix) ہو گیا۔ اس دفعہ کینیڈا میں آ کر آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: بہت اچھا لگ رہا ہے۔

میئر نے کہا: ہم بہت خوش قسمت ہیں کیونکہ ہمارے شہر کے علاقہ میں سب سے زیادہ اُردو بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور اس میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ رہتے ہیں۔ لیکن ہم خوش ہیں کہ یہاں سب سے بڑی مسلم کمیونٹی رہتی ہے۔

حضور کے استفسار پر میئر نے کہا: میں نے تھوڑی بہت اردو اور پنجابی بھی سیکھ لی ہے۔ ہمارا یہ پُرزور طریق پر ماننا ہے کہ ہر ایک کو آزادی کے ساتھ برابر موقع ملنا چاہئے تا کہ ہم آگے بڑھ کر کامیاب ہو سکیں۔ یہی قانون سب پر ایک طرح ہی لاگو ہو۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میرے پاس ناانصافی کے لئے صبر کا کوئی مادہ نہیں ہے۔ جب کبھی ناانصافی کی بات ہوتی ہے تو ہم اسی وقت اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ بھی ہماری اس بات کے بارہ میں کہتے ہیں کہ ہم نے صحیح قدم اٹھایا ہے۔ میں یہ کہنا پسند کروں گی کہ ہمارے جتنے بھی مختلف روایات اور طریق ہیں ان کے ساتھ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ مسی ساگا میں تمام سال بہت سے پروگرام ہوتے ہیں اور ہم ان سب میں شریک ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: جس طرح آپ نے بتایا ہے تو یہ ایک ملٹی کلچرل سوسائٹی ہے۔

میئر نے کہا: بہت زیادہ ملٹی کلچرل ہے۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ ہمارے ان تمام پروگراموں میں الگ الگ مذاہب کے لوگ شریک ہوتے ہیں، جیسے ہندو، سکھ، عیسائی یہاں تک کہ یہودی کمیونٹی بھی۔ جیسا کہ ہم ابھی اردو زبان کے بارہ میں بات کر رہے تھے اسی طرح ہمارے ہاں اردو، پنجابی، پولش اور تھوڑی سی ہندی، مگر عربی بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنے شہر میں بہت سارے سیرین پناہ گزین کو شامل کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کافی احمدی رفیوجی ہیں اِن کا تعلق بھی مسی ساگا شہر سے ہے۔

میئر نے عرض کیا: ہمارے ہاں کافی زیادہ احمدی ہیں۔ ہمارے پاس ایک یا دو احمدی مساجد ہیں یا ایک مسجد اور ایک سینٹر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم مسی ساگا شہر میں ایک مسجد ضرور بنائیں گے۔ اس وقت وہاں ہماری با قاعدہ مسجد نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے بطور میئر ہوتے ہی وہاں مسجد بن جائے۔

اس پر میئر نے کہا: میں بھی یہی امید رکھتی ہوں۔ ہم کمیونٹی کے ساتھ اس میں بھرپور حصہ لیں گے۔ ہم اس بارہ میں بات کر رہے تھے کہ لوگوں کو کس طرح کینیڈین کلچر میں شامل کرنا ہے۔ اور یہ بات کہ جماعت احمدیہ کس قدر وطن کی محبت اور وفا کے بارہ میں تعلیم دیتی ہے۔ بے شک یہ ایک مشکل امر ہے کیونکہ دونوں میاں بیوی کام کر رہے ہوتے ہیں اور اکثر ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ خاوند دوسرے ملک میں ہونے کی وجہ سے فیملی کی مشکلات اور بھی بڑھ جاتی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اچھے رنگ میں تربیت کر سکیں۔

مسی ساگا شہر کے حوالہ سے بات ہوئی تو امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا: جلسہ سالانہ بھی وہاں ہوتا ہے اور انٹرنیشنل سینٹر بھی مسی ساگا میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: لیکن اب ہمیں جلسہ سالانہ کے لئے اس سے زیادہ بڑی جگہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ جگہ ہمارے آنے والے جلسوں کے لئے چھوٹی ہو جائے گی۔

میئر صاحبہ نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اتنے لوگ آپ کے جلسہ پر آنے لگے ہیں۔ مجھے پہلے جلسہ پر آنے کا موقع اس وقت ملا تھا جب میں فیڈرل ممبر تھی۔ جب سٹیون ہارپر کی حکومت آ گئی تو میں نے early retirement لے لی لیکن میں خدمت کا شوق رکھتی تھی اس لئے کونسلر بن گئی۔ شاید آپ Hazel McCallion سے ملے ہوں جو مسی ساگا کی سب سے زائد عرصہ کے لئے میئر رہی ہے۔ 36 سال کیلئے وہ میئر کے عہدہ پر فائز تھی۔ اس کے بعد مَیں میئر بنی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: میری دعا ہے کہ اب آپ سب سے زائد عرصہ کے لئے میئر بنیں۔

میئر نے کہا: میں بھی اسی طریق پر کام کر رہی ہوں جس طریق پر ہیزل نے کام کیا۔ نیز، میں مختلف قسم کے لوگوں کے ساتھ کام کرنا پسند کرتی ہوں۔ شہر کو بہتر بنانے کیلئے transportation پر خوب کام ہو رہا ہے، خاص کر اس لئے کہ لوگوں کی تعداد بہت بڑھ رہی ہے اس لئے اس نظام کو جدید کرنا اور وسعت دینا بہت ضروری ہے۔ اس طرح ہم ترقی کر رہے ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں جس سے شہر کی بہتری ہو؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: میرے خیال سے آپ اچھا کام کر رہی ہیں۔

میئر نے بتایا کہ ہم اپنے آپ کو edge شہر کہتے ہیں، کیونکہ ہم ٹورانٹو کے کونے پر واقع ہیں۔ ہم کینیڈا کے چھٹے نمبر پر بڑا شہر ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کا شہر ٹورانٹو میں merge ہو گا یا ٹورانٹو آپ کے شہر میں؟ میئر نے کہا: ہم کسی صورت میں بھی ٹورانٹو میں شامل نہیں ہوں گے۔ مسی ساگا اور ٹورانٹو کے اچھے تعلقات ہیں۔

میئر نے عرض کیا: ہمیں نہایت اعزاز ہے کہ آپ کینیڈا ہمارے پاس تشریف لائے ہیں۔ آپ اس دورہ میں کافی مصروف رہے ہیں۔ کیا آپ کو دوسرے شہر اور صوبے دیکھنے کا موقع ملا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں آٹوا گیا تھا اور وہاں کافی مصروفیت تھی۔

میئر نے کہا: آپ جسٹن ٹروڈو وزیر اعظم سے بھی ملے تھے۔ یہ بھی مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ نے بہت سارے انٹرویو دیئے ہیں؟ Peter Mansbridge نے بھی ایک انٹرویو کیا جو نشر ہونے والا ہے۔ اُس انٹرویو کو پورا کینیڈا دیکھے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی باتوں سے سب لطف اندوز ہوں گے۔

حضور انور کے استفسار پر امیر صاحب کینیڈا نے بتایا کہ مسی ساگا میں جماعت کی تعداد دو ہزار کے قریب ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا ہم مسی ساگا میں پِیس وِلیج نما کچھ بنا سکتے ہیں اور وہاں ابھی با قاعدہ مسجد بھی نہیں ہے؟

اس پر میئر نے کہا: اگر زمین مل جائے، تعمیر کی اجازت تو مل جائے گی۔ مذہبی اداروں کی تعمیر کے لئے میں ہمیشہ مستعد ہوں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ میئر نے ہمارے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں خوب مدد کی تھی اور سٹی ہال کے پروگرام میں شامل ہوئی تھیں۔

اس پر میئر نے کہا: میں نے ایک تقریر بھی کی تھی جس میں بتایا تھا کہ آپ کی جماعت مسی ساگا اور کینیڈا میں خوب خدمات بجالا رہی ہے اور ہم خوشی سے آپ کا جشن مناتے ہیں۔ ہمارے تمام کونسلرز اور مسی ساگا کے دیگر معززین اور مہمان بھی آئے تھے، اس حد تک لوگ آئے تھے کہ سٹی ہال بھر گیا۔

میئر نے عرض کیا کہ آپ کی جماعت رفاہ عام کے کاموں میں ہماری مدد کرتی ہے۔ ہم آپ کی جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے دس ہزار پاؤنڈ وزن میں ضرورت مند لوگوں کے لئے کھانا جمع کیا۔

اس پر حضور انور نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ اگلے سال آپ اس کو بھی بڑھائیں۔ کم سے کم دگنا کردیں۔ میئر نے بتایا: ہم نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ ملازمتیں دے رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ اپنے نوجوانوں کو مصروف رکھیں گے اور کام دیں گے تو کم خدشہ ہے کہ وہ انتہا پسند بنیں گے۔

میئر نے کہا: بالکل ٹھیک ہے۔ نہ صرف کام کے لحاظ سے بلکہ سکولوں میں بھی ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کو مصروف رکھیں اور ان کے والدین سے اچھے تعلق قائم کریں اور اس طرح ان کو دیگر کاموں میں مصروف رکھیں۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کی جماعت اس لحاظ سے بہت اچھا کام کررہی ہے۔ humanity first بھی بہت اچھا کام کررہی ہے۔ نہ صرف کینیڈا میں بلکہ تمام دنیا میں۔ میئر نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دورے کا شرف کب تک حاصل رہے گا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اس ماہ کے آخر تک میں ٹورانٹو سے ویسٹرن کینیڈا چلا جاؤں گا۔

میئر نے عرض کیا: جتنی دیر کے لئے آپ آئے ہیں آپ کو کینیڈا کا صحیح پتہ لگے گا۔ کیا آپ نے البرٹا اور وینکوور دیکھے ہیں۔ وہاں کی خوبصورتی ٹورانٹو سے بہت الگ ہے۔ یہاں کی زمین فلیٹ ہے اور وہاں بہت سے پہاڑ ہیں۔ وینکوور میں جماعت احمدیہ کے لوگ کتنے ہیں؟ اس پر آصف خان سیکرٹری امور خارجہ نے بتایا کہ ایک ہزار سے زیادہ ہیں۔

اس پر میئر نے کہا: مجھے بہت خوشی ہے کہ مسی ساگا میں یہاں سے دوگنی جماعت ہے۔ اس پر حضور انور نے بتایا کہ کیلگری میں تین ہزار سے زیادہ تعداد ہے۔ مسی ساگا میں ٹورانٹو کے بعد سب سے زیادہ احمدی ہونے چاہئیں۔

میئر نے کہا: بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے آپ کی جماعت کی ہاؤس آف کامن آٹوا میں بھی بات کی ہے۔ آپ بہت زیادہ انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہی جذبہ ہم مسی ساگا کے لوگ رکھتے ہیں۔ کچھ مدت پہلے ایک واقعہ ہوا تھا جو مذہبی آزادی کے خلاف تھا۔ میں اس واقعہ کے خلاف کھڑی تھی۔ اس کی نفی کی تھی۔ میرے خیال سے ایسے واقعات ڈونلڈ ٹرمپ کی وجہ سے ہیں۔ intolerance کا واقعہ ہوا تھا اور میں اس کے خلاف پریس میں خوب بولی تھی۔ پولیس کو بھی بلایا گیا تھا۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک مضمون چھپا تھا جس میں مسی ساگا کی میئر پر الزام لگایا گیا تھا کہ پاکستانیوں کے بہت قریب ہے۔ اس طرح ہم لوگوں کو خراب کررہے ہیں اور انتہا پسندی کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔

میئر نے کہا: یہ باتیں مسی ساگا میں برداشت نہیں کی جاسکتیں۔ ہم سب کو خوش آمدید اور عید مبارک اور دیوالی مبارک اور میری کرسمس کہتے ہیں۔

میئر نے عرض کیا: میں آپ کے پاس خاص وقت نکال کر آئی ہوں کیونکہ مجھے پتہ لگا کہ میں ایک واحد سیاست دان ایسٹرن کینیڈا کی ہوں جو آپ سے نہیں ملی۔ میں نے آپ سے ضرور ملنا تھا۔ باقی سب کام چھوڑ کر آئی ہوں۔ میرے لئے یہ بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں آج آپ سے مل سکی اور میں مسی ساگا اور تمام کاؤنسلرز کی طرف سے سلام کا تحفہ پیش کرتی ہوں۔

حضور انور کے استفسار پر میئر نے بتایا کہ ہمارے کونسلرز بعض لبرل اور بعض کنزرویٹو کے ہیں۔ حضور نے استفسار فرمایا کہ میئر کا انتخاب کیسے کیا جاتا ہے؟

اس پر میئر نے بتایا میں براہ راست منتخب کی گئی ہوں۔ میرے خیال سے مجھے تریسٹھ فیصد ووٹ ملے تھے۔ انشاء اللہ اگلی دفعہ اس سے زائد ہوگا۔ ہماری کوشش ہے کہ ہر لحاظ سے تجارتی طور پر یا فیملی کے طور پر مسی ساگا کا شہر کامیاب ہو۔ اس لئے ہم نے اپنی کمیونٹی کے لئے بہت پارک اور دیگر چیزیں تیار کی ہیں اور مزید بناتے رہیں گے۔ اس کے بعد میئر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں ایک سرٹیفکیٹ پیش کیا اور شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا۔

میئر آف Mississauga کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اسماء خلیل صاحبہ کی عیادت کیلئے Humber River Hospital تشریف لے گئے۔ محترمہ اسماء خلیل صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ممانی جان ہیں۔

یہ ہسپتال پیس وِلیج سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ موصوفہ کے علاج اور رابطہ رکھنے کے حوالہ سے ڈاکٹر تنویر احمد صاحب کو ہدایات دیں۔ (ڈاکٹر تنویر احمد صاحب امریکہ سے آئے ہوئے ہیں اور اس وقت قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر ہیں)

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے آئے۔ سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط، رپورٹس ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

عرب سیرین خواتین کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق عرب سیرین خواتین کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں 56 خواتین اور 25 بچیاں شامل تھیں۔ پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے۔

حضور انور کی آمد سے قبل ہی ان سب کی آنکھیں اشکوں سے تر تھیں اور زبان سے خدا کے شکر کا اظہار ہو رہا تھا۔ جونہی حضور انور ہال میں داخل ہوئے۔ سب نے کھڑے ہو کر عربی قصیدہ پڑھا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ اکثر خواتین نے اسی بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کو بالمشافہ دیکھنا ہمارا خواب تھا اور آج حضور انور کو اپنے سامنے پا کر ہمارا خواب پورا ہو گیا ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ پہلے تو حضور انور سے صرف خواب میں ہی ملاقات ہوتی تھی اور جس رات حضور انور کو خواب میں دیکھتے تھے اس سے اگلا سارا دن ایک عجیب خوشی اور سرور کی کیفیت میں گزرتا تھا۔ اب حضور انور کو سامنے دیکھا ہے تو ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور ہمارے گھر آئے ہیں۔ کھانا تناول فرمایا ہے اور ہمارے گھر میں نماز پڑھائی ہے۔

ہم نے یہ خط قبل ازیں حضور انور کی خدمت میں تحریر کیا تھا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا خواب پورا فرمائے۔ اس لئے درخواست ہے کہ حضور انور ہمارے گھر تشریف لائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب کی ہی یہ خواہش ہے اور سب کی طرف جانا ممکن نہیں ہے لیکن آپ کی خواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب نے جماعت احمدیہ کے مادی اور روحانی مائدہ پر مل کر کھانا کھایا ہے۔ اس طرح آپ کا خواب پورا ہو گیا ہے۔

اس پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قلم، چاکلیٹ اور حجاب عطا فرمائے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 195 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں بریمپٹن، پیس وِلیج، اڈوپ آف پیس، وِنڈسر، رچمنڈ ہل اور مسی ساگا سے آئی تھیں۔ اسکے علاوہ پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی اپنے پیارے آقا کی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نو بجکر بیس منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 40 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی:

ریّان احمد، رحمان اسد جنجوعہ، آفتاب احمد، ہاشم احمد بلوچ، فارس شاد، دانیال بشارت، عارب مسعود، نصر رضوان رشید، ثاقب احمد نورالدین، ساغر احمد، ذکریا ولی احمد، آدم احمد بھٹی، جہان الدین، یاسر احمد، محمد امان افضل شیر خان، لبید احمد راشد۔

ماہ نور خولہ حسین، نائمہ خلود خان، بشریٰ رحمان، حدیقہ احمد، علیشاہ شکیل، یمنا نوید چوہدری، صباحہ طارق، مدیحہ ملک، تانیہ باجوہ، لونہ عودہ، ایشال عطاء، عنایہ نور، ھبۃالشکور خان، ایمان ابراہیم، عروش عطیۃ الشافی بلال، ضوحیٰ بلال، زُبدہ احمد جاوید، وریشا احمد، لجین سعادت، مدیحہ احمد، نادیہ بی خان، خدیجہ علی، یُسریٰ ماہم اور عطیۃ الاسلام چٹھہ۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

25 اکتوبر 2016 (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل، ٹورانٹو میں ماریشس کے آنریری کونسلر Mr. Banwarilal Sennik اپنی اہلیہ کے ساتھ حضور انور کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

موصوف نے بتایا کہ مَیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیس سمپوزیم کا ایڈریس سنا تھا اور ویڈیوز دیکھی تھی۔ مجھے حضور انور کو ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ حضور انور کا خطاب بہت مؤثر تھا۔ آپ کے خیالات بہت اچھے ہیں۔ آپ دنیا میں امن، رواداری اور انسانی اقدار کے قیام کے لئے بڑے اخلاص اور سچائی سے کام کررہے ہیں اور لوگ آپ کی بات کو توجہ سے سنتے ہیں۔ اس بات سے ہمیں آپ سے ملنے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ ہم نے حضور کو ٹی وی پر دیکھا تھا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم حضور سے مل رہے ہیں۔

پاکستان میں رہ کر کام کرنے کے حوالہ سے موصوف کے استفسار پر حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں ہمارے خلاف قانون بنا ہوا ہے۔ نہ نماز پڑھ سکتے ہیں، مسجد کو ''مسجد'' نہیں کہہ سکتے، اذان نہیں دے سکتے اور نہ مَیں اپنی کمیونٹی سے بات کرسکتا ہوں۔ یہاں لندن میں تو مَیں ہر جمعہ کے دن خطبہ دیتا ہوں۔ ہمارے ٹی وی

چینل MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوتا ہے اور ساتھ مختلف اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی Live نشر ہوتا ہے۔ پاکستان میں قیام کی صورت میں مجھے بند کمرے میں رہنا پڑے گا اور اگر اپنی ذمّہ داریاں ادا کروں تو پھر جیل میں رہنا پڑے گا۔ دونوں صورتوں میں اپنے فرائض ادا نہیں کرسکتا۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام قادیان میں پیدا ہوئے اور وہیں مدفون ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کی حالت بگڑ جائے گی اور اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور مسلمان بگڑ جائیں گے تو اس وقت خدا تعالیٰ ایک مصلح اور ریفارمر کو بھیجے گا۔ اُس وقت ایک نبی، ایک اوتار آئے گا جو مسیح اور مہدی کہلائے گا اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے مسلمانوں کو آشنا کرے گا اور دنیا کو بتائے گا کہ اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر مذہب میں کسی کے آخری زمانے میں آنے کی پیشگوئی موجود ہے اور یہ آنے والا شخص ایک ہی ہوسکتا ہے، دو نہیں ہوسکتے۔ جس اوتار اور نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی، اُس ایک نے ہی آنا تھا تا کہ وحدت قائم ہو اور امّت واحدہ کا قیام عمل میں آئے۔

ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور آپؑ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

قرآن کریم میں آپ علیہ السلام کی آمد کے جو نشانات تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؑ کے آنے اور دعویٰ کے لئے جو نشانیاں بیان فرمائی تھیں وہ سب پوری ہوچکی ہیں۔

ایک نشان چاند اور سورج گرہن کا بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب آنے والا مسیح ومہدی کا دعویٰ کرے گا تو اُس کی صداقت کے لئے رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو مخصوص ایام میں گرہن لگے گا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ چاند کے گرہن کی جو تین تاریخیں ہیں ان میں سے پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا اور اسی طرح سورج کے گرہن کی جو تین تاریخیں ہیں ان میں سے درمیانی تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق آپؑ کے دعویٰ کے بعد ایسا ہی وقوع میں آیا۔ 1894ء میں ایشیا میں یہ گرہن لگا اور پھر 1895ء میں دنیا کے دوسرے حصہ امریکہ وغیرہ میں یہ گرہن لگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک ظاہری نشان تھا جو پورا ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے ظاہری نشانات تھے جو سب پورے ہوگئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ آنے والا آچکا ہے اس کو قبول کرو اور ایک ہو جاؤ لیکن وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آنا ہے، لیکن ابھی تک آیا نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات 1908ء میں ہوئی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور مَیں پانچواں خلیفہ ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مَیں دو مقاصد لے کر آیا ہوں۔ ایک یہ کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانے اور اس کے حقوق ادا کرے اور دوسرے یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہو۔ بعض دفعہ انسان کا حق ایسا ہوتا ہے کہ حق ادا کرنے والے کی عبادت سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ پس ہر انسان کو چاہئے کہ وہ دوسرے انسان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

کونسلر صاحب کی اہلیہ کہنے لگیں کہ آپ کا طریق بہت اچھا ہے کہ آپ وقت کے ساتھ ساتھ Mould ہوتے جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم کہیں بھی اور کسی جگہ بھی Mould نہیں ہورہے۔ ہم تو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور ہمارا ہر عمل اسلام کی حقیقی تعلیم کے مطابق ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب مسلمانوں اور مخالفین کے درمیان جنگیں ہوئیں تو تاریخ ثابت کرتی ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی پہلے حملہ نہیں کیا اور مسلمانوں نے کبھی بھی پہل نہیں کی۔ مسلمانوں نے ہمیشہ اپنا دفاع کیا ہے اور اپنے اوپر ہونے والے حملہ کا جواب دیا ہے۔

قرآن کریم میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی ہے اور بعض شرائط کے ساتھ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ اب اگر تمہیں اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر کوئی عبادتخانہ، ٹمپل، چرچ، Synagogues اور مساجد باقی نہ رہتیں یہ سب تباہ کردی جاتیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جنگ کی اجازت اس صورت میں ہے کہ جب مذہب کو بچانا ہے اور انسانیت کو بچانا ہے۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں اس نے مسجد کی حفاظت کرنی ہے وہاں چرچ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور Synagogues کی بھی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ اس وقت جو لڑائیاں ہو رہی ہیں اور ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان ملک پر حملہ آور ہے۔ مسلمان ہی آپس میں ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ یہ ہرگز جہاد نہیں ہے۔ جہاد کی کوئی شرط بھی یہاں پوری نہیں ہورہی۔ تمہارے مذہب پر تو کوئی بھی حملہ آور نہیں ہے۔

موصوف کونسلر کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کا ذکر ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مَیں کرشنؑ کے رنگ میں بھی آیا ہوں اور کرشن علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امن کے قیام اور انسانیت کی اقدار اور معاشرہ میں رواداری قائم کرنے کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہندو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں اور مسلمان ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں ہندوؤں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اِس حد تک جانے کے لئے تیار ہوں کہ مَیں اپنے ماننے والوں کو کہوں گا کہ گائے کا گوشت نہیں کھانا تا کہ ہندوؤں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور سب امن سے رہیں اور امن برباد نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم ہے اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرنے کی تعلیم ہے۔

قرآن کریم کی تو یہ تعلیم ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو ورنہ وہ تمہارے خدا کو بُرا کہیں گے۔ تو قرآن کریم کی یہ تعلیم تو چودہ سو سال سے ہے اس لئے ہم تو Mould نہیں ہورہے۔

موصوف کونسلر کی اہلیہ صاحبہ کہنے لگیں کہ خدا ہر جگہ نظر آتا ہے، ہر مذہب میں نظر آتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک ہی خدا ہے، کوئی اسے اللہ کہتا ہے اور کوئی God کہتا ہے اور کوئی بھگوان کہتا ہے۔ ہر نبی ایک ہی تعلیم لایا ہے۔ حضرت بدھؑ، حضرت زرتشتؑ، حضرت کرشنؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب خدا کے نبی تھے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ ہر قوم میں نبی بھیجا تا کہ لوگوں کو ایک خدا کا پتہ لگے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہر قوم کا نبی سچّا ہے اور ہم نبی کو سچّا مانتے ہیں۔ اللہ سب کا ایک ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کو اخلاق مذہب نے سکھائے اس سے پہلے انسان جانوروں کی طرح زندگی گزارتا تھا۔

موصوفہ کہنے لگیں کہ حج پر مسلمان لوگ جاتے ہیں اور وہاں سے انگوٹھیاں لے کر آتے ہیں اور ان پر 'اللہ' لکھا ہوتا ہے اور ہم بھی پہن لیتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تو سب کا ایک ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں غانا میں رہا ہوں۔ میرے پاس ایک انڈین دوست جو وہاں انجینئر تھے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غانین دوست آئے اور کہنے لگے کہ پاکستان اور انڈیا میں کیا فرق ہے۔ تو ہمارے انڈین دوست نے جواب دیا کہ ہم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہمارے بڑوں نے فرق کردیا ہے۔ پس اصل یہی ہے کہ ایک ہی خدا ہے اور باقی سب اس کی مخلوق ہے۔ ہم سب کو آپس میں مل جُل کر رہنا چاہئے تا کہ معاشرہ میں امن اور رواداری اور انسانیت کی اعلیٰ اقدار کا قیام ہو اور اِسی کے لئے ہم کوشاں ہیں۔

ماریشس کے کونسلر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 254 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں پیس وِلیج، اڈوپ آف پیس، وان، بریمپٹن، مسی ساگا اور بریڈفورڈ کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 40 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

سلمان علیانہ، میکائیل مبشر خان، سجیل احمد، زین احمد، وجاہت احمد چوہدری، ابراہیم حسین، سیّد جلیس احمد مسرور، عیان احمد شیخ، دانیال ضیاء، یوسف احمد صابر، توحید منگلا، احیان احمد چغتائی، رفیع احمد خان، خاقان سعید، موحد اسلم عمران، جلیس حسین، مسرور احمد، علیان خان، ایقان عبداللہ، مطہر احمد۔

عنایہ ہدیٰ چودھری، عریج رمضان، شمائلہ وہاب، صوفیہ ارم، شافیہ احمد، فوزیہ احمد کاہلوں، یسریٰ رؤوف، عطیہ شہزاد، نبیلہ عفّت، ہانیہ عمر مرزا، سیّدہ انوشہ افتخار، فاتحہ ندرت، مدیحہ نعیم، عطیۃ الحئ محمود، ماہم احمد، کاشفہ بشیر باجوہ، زویا چوہدری، مریم ہدیٰ سیّد، ہدیٰ عرفان، کنزا احمد۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

26ر اکتوبر 2016 (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز، ربوہ اور قادیان اور دنیا کے مختلف ممالک کی جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ روزانہ اسی طرح ڈاک باقاعدہ موصول ہوتی ہے اور حضور انور باقاعدگی سے روزانہ ساتھ کے ساتھ ملاحظہ فرما کر ہدایات عطا فرماتے ہیں اور پھر یہ ہدایات متعلقہ جماعتی اداروں اور جماعتوں کو ساتھ ساتھ بھجوادی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ کینیڈا کے احباب جماعت کی طرف سے، جن میں یہاں مقیم سیرین عرب احباب بھی شامل ہیں، بڑی تعداد میں روزانہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ان خطوط کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔

کینیڈا کے اخبار Globe and Mail کی جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں کینیڈا کی ایک بڑی اخبار گلوب اینڈ میل (Globe and Mail) کی جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھی۔ اس اخبار کی روزانہ ایک ملین سرکولیشن ہے۔

☆ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ پاکستان میں آپ کو کس قدر تکلیف دی جارہی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کا عمومی طور پر یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص نے مسلمانوں اور تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آنا تھا وہ ابھی تک نہیں آیا۔ لیکن ہم مانتے ہیں کہ وہ شخص آچکا ہے۔ اس شخص کا لقب جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی مسیح اور مہدی اور نبی کا ہے۔ یہی تنازعہ کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اسی لئے مسلمان ہم سے نفرت کرتے ہیں اور اسی وجہ سے 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں حکومت نے ایک قانون پاس کیا تھا جس میں احمدیوں کو ملکی قانون میں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس کے باوجود ہم وہاں رہتے تھے۔ ہم اسلام پر مسلمانوں کی طرح ہی عمل کر رہے تھے۔ مسجدوں میں اذان دیتے تھے۔ چہ جائیکہ دوسرے مسلمان ہمیں مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ ہم اسلام کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کر رہے تھے۔

پھر ضیاء الحق کے دور حکومت میں 1984ء میں یہ قانون مزید reinforced کروایا گیا اور یہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے تھا کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ وہ مسلمانوں کی طرح عبادت نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے بچوں کو مسلمانوں والے نام بھی نہیں دے سکتے۔ اذان بھی نہیں دے سکتے، یہاں تک کہ السلام علیکم بھی نہیں کہہ سکتے۔ اگر ایسا کرو گے تو تین سال کیلئے جیل کی سزا ہوگی۔ تو اس مسئلے کا یہی پس منظر ہے۔

ہر ایک احمدی پاکستان میں اس تکلیف کا شکار نہیں تھا۔ بعض احمدی جو زیادہ فعال نہیں ہیں یا دور دراز علاقے میں رہتے ہیں یا اپنے ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک رکھتے ہیں وہ عام زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کے سروں پر قانونی تلوار لٹکی ہوئی ہے۔ کسی وقت بھی قانون انہیں پکڑ سکتا ہے۔

2010ء کے سانحہ میں جب دو احمدی مساجد پر انتہاپسندوں کی طرف سے حملہ کیا گیا اور تقریباً 85 احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ تو اس واقعہ کے بعد ہمدردی کرنے کی بجائے دشمنی اور نفرت اور مزید بڑھ گئی۔ مسلمان علماء نے اس کو مزید ہوا دی۔ اس وجہ سے دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدی بھی جو آرام سے زندگی گزار رہے تھے ان کو بھی اب مشکلات کا سامنا ہے۔ تکلیفیں مزید بڑھ رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جب تک یہ قانون موجود ہے احمدی کچھ نہیں کر سکتے۔ پولیس یا قانون جاری کرنے والے یا حکومت جس کے پاس بھی احمدی جائیں قانون ساتھ نہیں دیتا۔ تم نے سلام کہا تو تم کو سزا ملے گی۔ قانون والے کہتے ہیں کہ لوگوں سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ تم مسلمانوں جیسے عمل کرو۔

ایک وقت تھا کہ بہت سے قصبے اور شہر تھے جہاں احمدی امن سے رہتے تھے۔ لیکن اب مولوی اور انتہاپسند گروپ ہر قصبہ اور شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور عوام کو کہتے ہیں کہ تم احمدیوں کا قتل کرو۔ بے شک ان دور دراز علاقوں میں مخالفین کا خاص زور نہ ہو۔ پھر بھی ایک خوف ہے کسی وقت بھی کوئی لوگوں کے بیچ آ کر حملہ نہ کر دے۔ مسلمانوں کی نفرت احمدیوں کے لئے بڑھتی جارہی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: حکومت نے ایسا قانون کیوں پاس کیا جس سے احمدی اتنی مشکلات میں پڑ گئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی تو بات ہے۔ حکومت کو مذہب کے معاملات میں دخل انداز نہیں ہونا چاہئے۔ حکومت کو سیکولر اور جمہوری ہونا چاہئے۔ لیکن جمہوریت کے نام پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو یہ قانون پاس کر دیا۔ تم یہ کہہ لو کہ ہم غیر مسلم ہیں لیکن ہمیں اس بات پر کیسے مجبور کر سکتے ہو کہ ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کہیں۔ جو بھی مَیں مانتا ہوں مجھے یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ مانوں۔ یا کم از کم اس پر عمل کروں۔ میں جو چاہوں اپنے بچے کا نام رکھ سکوں۔ بے شک وہ John ہو یا احمد۔ یا کرشن ہو۔ حکومت کو ان معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ جو نام مجھے پسند ہے مجھے حق ہے کہ میں اپنے بچے کا نام رکھوں۔ یہ سب فضولیات ہیں۔ علماء کے پاس پاکستان میں کوئی سیاسی طاقت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ میں علماء کے پاس زیادہ سیٹس نہیں ہیں۔ لیکن لوگوں کو بھڑکانے کی ان کے پاس طاقت ہے۔ وہ لوگوں کو اکٹھا کر کے سڑکوں پر لے آتے ہیں۔ جو چاہے وہ کرتے ہیں۔ یہ ایک چیز ہے جس سے حکومت ڈرتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ ان لوگوں کے خلاف کوئی ایکشن لے۔ اس صورت میں اگر وہ سخت اقدام اٹھائیں تو میرا نہیں خیال کہ دو ماہ سے زائد نہیں لگیں گے کہ سب کچھ نارمل ہو جائے گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: اب میں آپ سے کینیڈا کے متعلق پوچھنا چاہتی ہوں؟ احمدیہ جماعت کے پاس کینیڈا میں رہتے ہوئے کون کونسی آزادی حاصل ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہاں پر تو ہمیں آزادی حاصل ہے۔ ہم اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔ دوسروں کو تبلیغ بھی کر سکتے ہیں۔ یہاں اچھی نوکریاں بھی مل جاتی ہیں۔ ہر چیز کی آزادی ہے۔ یہ حقوق سب سیکولر حکومتوں میں ہونے چاہئیں جو جمہوریت کا دعویٰ کرتی ہیں۔ پاکستان میں ضیاء الحق کے دَور کے بعد ایسا ہوا کہ احمدی ووٹ بھی نہیں ڈال سکتا۔ اگر ووٹ ڈالنا ہے تو اپنے آپ کو پہلے غیر مسلم قرار دینا ہوگا اس کے بعد ووٹ ڈالنے کی اجازت ملے گی۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان مانتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو کیسے غیر مسلم قرار دے دیں۔ اسکی وجہ سے ہم نیشنل الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتے۔ نہ ہی لوکل الیکشن یا کسی اور الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ایک وجہ ہے کہ اسمبلی یا سیاسی اقتدار کی جگہوں پر ہماری کوئی آواز نہیں ہے۔ مغربی ممالک کے لوگ جو ہم سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کیلئے کیا کریں تو ہم انہیں بتاتے ہیں کہ ہمیں کسی سے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ پاکستانی حکومت کو احساس دلا دو کہ ایک عام شہری ہونے کے ناتے احمدیوں کے پاس برابر حقوق ہونے چاہئیں۔ کم از کم ووٹ ڈالنے کا حق ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے تم نے ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا لیکن پاکستان کے شہری ہونے کی بنا پر ووٹ کا حق تو دو۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کے خیال سے یہ مسئلہ عنقریب کہیں بدلے گا۔ یا کوئی بہتری آئے گی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس قانون کو کبھی کوئی حکومت ختم کرنے کی جرأت کرے گی۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: اس کا کیا مطلب ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر اللہ ایسی طاقتور حکومت لے آئے جو اس کو بدل سکے، یا کوئی معجزہ ہو تو تبدیلی آئے گی۔ ہم بس معجزہ کا انتظار کر سکتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: امریکہ میں الیکشن ہونے والا ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ تمام مسلمانوں پر امریکہ میں بین لگا دینا چاہئے۔ کیا آپ کا پیغام 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' اُس کے لئے بھی ہوگا جو کہ کلیتاً، مَیں کہوں گی، نفرت پھیلا رہا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل۔ آپ کا کیا مطلب ہے کہ ہم ڈونالڈ ٹرمپ سے نفرت کرتے ہیں یا نہیں؟

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: مَیں جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کا اس کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: وہ تو بس امریکن لوگوں میں نفرتیں پیدا کر رہا ہے۔ ہم پہلے ہی اتنے مسائل اور مشکل وقت سے گزر رہے ہیں۔ اگر کوئی انسان اور مصیبتیں اَور نفرتیں پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اُسے انسانیت کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ایسا شخص تو انسانیت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: ایسے انسان کو آپ کیا پیغام دیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: میرے مسلمان ہونے کے باوجود کیا اسے میرا پیغام پہنچ جائے گا؟ وہ تو یہی کہے گا کہ میں تمہاری بات نہیں سننا چاہتا۔ ابھی دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میرے خیال سے وہ اپنے لوگوں میں بھی اپنی شہرت کھو رہا ہے۔ نفرتیں پیدا کر کے انسان حاصل ہی کیا کر سکتا ہے؟ مجھے پتہ چلا ہے کہ کنزرویٹو لیڈر کا بھی یہاں کینیڈا میں انتخاب ہونے والا ہے۔ کل ایک امیدوار نے اعلان کیا کہ ایک شخص یہاں بھی ہے اگر وہ منتخب کیا گیا تو وہ مسلمانوں پر پابندیاں لگانے کی کوشش کرے گا۔ وہ حجاب اور مسجدوں کی تعمیر پر پابندی لگا دے گا۔ مسجدوں کے مینار بننے پر بھی پابندی لگا دے گا۔ پس ڈونالڈ ٹرمپ سے کوئی سبق سیکھنے کے بجائے یہاں پر بھی اس کے نظریات لائے جا رہے ہیں۔ آپ کے ایک لیڈر نے یہ بات کرنی شروع کر دی۔ نفرت پیدا کرنے کی بجائے ہم سب کو مل کر کوشش کرنی چاہئے کہ انسانیت کی بہتری پر کام کریں اور وہ صرف آپس میں امن پیدا کرنے سے ہو سکتی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: عجیب بات یہ ہے کہ امریکہ میں لوگوں کی ایک بھاری تعداد اس کا ساتھ دے رہی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ اس کو سپورٹ کیوں کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہو سکتا ہے ان میں سے بعضوں کو مسلمانوں کے ساتھ ذاتی تجربات ہوئے ہوں۔ جس کی وجہ سے ان کو مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہوگئی۔ لیکن میرے خیال سے ان میں سے اکثریت کو معلوم ہے کہ اگر وہ منتخب کیا گیا تو وہ سب کچھ نہیں کرے گا جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا قدم ہے۔ میرا نہیں خیال کہ ایک امریکن صدر جس کی ذہنی حالت قائم ہے وہ مسلمانوں کو بین کرنے کا ایسا کوئی قدم اٹھائے گا۔ اگر مسلمانوں کو امریکا میں آنے پر پابندی لگا دی جائے تو جو لاکھوں مسلمان امریکہ میں رہ رہے ہیں تو ان کا کیا کرو گے۔ وہ مسلمان معاشرے میں اچھی طرح راسخ ہیں، لوگوں کو جانتے ہیں۔ غیر مسلمان بھی ان سے ہمدردی کرتے ہیں۔ بس مَیں ان کے لئے دعا کروں گا۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ کینیڈا کے مسلمانوں کے سلوک کے بارہ میں کیا کہیں گے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کینیڈا ایک ملٹی کلچرل ملک ہے۔ اس میں مختلف رنگ و نسل کے لوگ رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ بھی ہجرت کر کے آئی ہوں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا: میرے والد یہاں ہجرت کر کے آئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی مَیں کہہ رہا ہوں۔ اصل کینیڈین تو وہ ہیں جو لوکل ہیں۔ باقی سب خود یا ان کے آباؤ اجداد ہجرت کر کے ایک وقت میں یہاں آئے تھے۔ اس معاشرہ میں میرے خیال سے اتنی برداشت ہے یا یہ کہہ لو عادت ہوگئی ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ رہ لیتے ہیں یا کینیڈین لوگوں کو دوسرے لوگوں کو اپنے معاشرے میں شامل کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہ لوگ مختلف قوموں اور ملکوں سے ہیں۔ مختلف مذاہب کے ہیں۔ یہاں پر بہت سارے کلچر شہریت اور مذاہب اور زبانیں ہیں۔ تو کس کو تم ہاتھ لگاؤ گے۔ کس کے خلاف اقدام اٹھاؤ گے۔

جرنلسٹ نے عرض کیا: بے شک ہم ہر قسم کے لوگوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ چونکہ آپ ملٹی نیشنل ہیں اس لئے آپ اس نفرت میں نہیں بڑھیں گے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: Islamophobia کے خلاف لڑنے میں آپ ہمارے ساتھ ہیں۔ اس کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

اس پر حضور نے فرمایا یہ حرکتیں اور فساد انتہا پسند گروپ یا دہشتگرد گروپ کررہے ہیں۔ وہ مذہب کو نہیں جانتے اور دوسروں کو اسلام سے ڈرا رہے ہیں۔ اگر آپ اسلام کی تعلیم اور تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کبھی بھی اس طرز پر لوگوں نے عمل نہیں کیا۔ جہاد کیا ہے؟ آج کل مسلمان دنیا سب سے زیادہ تکلیف جھیل رہی ہے۔ جہاں مسلمان مسلمان کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ حکومتیں اپنے لوگوں کے خلاف اور باغیانہ گروپ حکومتوں کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ اس وجہ سے بڑے انتہا پسند گروپ جیسا کہ داعش اور طالبان اور دیگر گروپ نکل آئے ہیں، وہ سب اسلام کی حقیقی تعلیم سے منہ پھیر رہے ہیں۔ میں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ صرف ان لوگوں کے عمل دیکھ کر یا کسی ایک شخص کے عمل دیکھ کر جیسا کہ فرانس اور بیلجیم میں حادثات ہوئے تھے بعض گروپ مغرب میں کہتے ہیں کہ سب مسلمان ایک ہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس لئے ہمیں مسلمانوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ ان کا یہی اسلام ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ اسلام کی اصل تعلیم کو دیکھنا ہوگا۔ یہ انتہا پسند گروپ مسلمانوں کی کُل آبادی کے مقابل پر نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہ یہ سب صرف اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اسی لئے ہم احمدی کہتے اور تبلیغ کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کامل انصاف ہے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تمہیں انصاف ضرور کرنا ہوگا۔ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کرنا ہوگا۔ تو یہ ہے اصل تعلیم۔ جب مسلمانوں کو پہلی مرتبہ جنگ کی اجازت دی گئی تھی اور وہ ایک لمبے عرصہ کے بعد دی گئی تھی اس عرصہ میں مسلمانوں کو مکہ میں طرح طرح کی اذیت دی گئی تھی پھر بانیٔ اسلام ہجرت کرکے مدینہ آگئے تھے۔ پھر مکہ کے کافروں نے وہاں پر بھی آکر آپ پر حملہ کیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دفاع کی اجازت دی۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اب تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ اپنا دفاع کرو کیونکہ یہ مخالف لوگ صرف دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں لڑ رہے بلکہ یہ مذہب کو ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اب اگر وہ مخالفین نہ روکے گئے تو پھر آج کوئی چرچ یا مندر یا یہودی معبد نہ رہے گا۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے جو دفاع کی اجازت دی گئی وہ اس بات کی اجازت دی گئی تھی کہ تمام مذاہب کو بچایا جائے۔ اس لئے اسلام کہتا ہے کہ تم نے چرچ مندر اور یہودی معبد اور مسجد کا دفاع کرنا ہے۔ صرف یہ نہیں کہا کہ مسجد کا۔ تو یہ ایک دلیل ہے کہ مسلمانوں کو مذہب کے دفاع کے لئے لڑنا چاہئے۔ ہمیں تمام عبادتگاہوں کو بچانا ہوگا۔ اس پیغام کے سننے کے بعد میرا نہیں خیال کہ کوئی اسلام سے نفرت ہونی چاہئے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا: یعنی ساتھ دینے سے آپ کی مراد ہے کہ آپ تمام مذاہب کا دفاع کریں گے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں بالکل، ہم کر رہے ہیں اگر تم کسی احمدی کو بلاؤ کہ میرے چرچ کی حفاظت کرو تو وہ ضرور آئے گا۔

آخر پر جرنلسٹ نے عرض کیا: آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں یہاں بلایا اور یہ موقع فراہم کیا۔

اخبار Globe and Mail کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انٹرویو ایک بج کر تیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جوئش کمیونٹی کے ایک وفد کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اسکے بعد ایک بج کر 40 منٹ پر جوئش (Jewish) کمیونٹی کے چار افراد پر مشتمل وفد نے حضور انور سے ملاقات کی۔

اس وفد میں Greator Toronto کی جیوئش کمیونٹی کی نائب صدر Sara Lefton صاحبہ، ڈپٹی ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ پبلک ریلیشن Steve Mcdonald صاحب اور انٹرفیتھ امور کی ذمہ دار Kimmel Ariella صاحبہ شامل تھیں۔

وفد کے ممبران نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح سے مل رہے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ کینیڈا میں یہودیوں کی تعداد تین لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ ٹورانٹو ریجن میں دو لاکھ سے زائد ہے۔ یہودیوں کی تعداد کے لحاظ سے اسرائیل اور امریکہ کے بعد کینیڈا میں تیسری بڑی یہودی کمیونٹی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایک مرکز حیفا میں بھی ہے۔ مذہبی آزادی کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ مذہبی آزادی کے حق کو دنیا بھر میں تسلیم کیا جانا چاہئے۔ ہم قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلامی تعلیم میں جہاد وغیرہ کا حکم ہے لیکن اس کے لئے بعض حالات کا ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے بعض شرائط ہیں تب وہ جائز ہوتا ہے۔ دراصل آجکل کے نام نہاد علماء اسلامی تعلیمات کو غلط انداز میں پیش کرتے ہیں اور یہ اپنے مقاصد کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ جہاں تک اسلامی تعلیم کا تعلق ہے اسلام صرف امن وسلامتی کا پیغام دیتا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ اچھے طریق سے پیش آنے اور عدل و انصاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

وفد کے ممبران نے بتایا کہ ہم اسرائیل اینڈ جوئش افیئر کے لئے کام کرتے ہیں۔ پچاس سے پچپن ربائی ہمارے بورڈ میں شامل ہیں اور ہمارے سب کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

وفد نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ٹورانٹو ریجن میں مجموعی طور پر یہود کے دو سو سے زائد Synagogues ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی اقدار کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ربّ العالمین ہے اور وہ سب کا رازق ہے چہ جائیکہ وہ یہودی، مسلمان، عیسائی، ہندو، سکھ یا کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتا ہو۔ سب کا رازق خدا ہے۔ پس اگر ہم یہ بات مانتے ہیں تو ہمیں خوشی سے آپس میں مل کر رہنا چاہئے۔ پس ہمیشہ انسانی قدروں کا خیال رکھیں اور ایک ہوکر ان کے لئے کام کریں تا کہ ہمارے معاشرہ میں امن قائم رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں محبت اور امن کی تعلیم کو بغور سمجھنا چاہئے اور اپنے لوگوں کو بھی سمجھانا چاہئے۔ ہم تو یہی کرتے آئے ہیں۔ ہم سب ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے: تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ یعنی سب ایک ہی بات پر اکٹھے ہوجاؤ جو تم سب کے لئے برابر ہو اور وہ ایک بات واحد اور قادر مطلق خدا ہے۔ وہ ہر مذہب کا، ہر قوم کا خدا ہے۔ پس اگر ہم اپنے آپ کو سچے مومن مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان ہے تو پھر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہودی ہو یا مسلمان ہو یا عیسائی ہو۔ سب کو باہم مل کر کام کرنا ہوگا تا کہ ہم سب کا ایمان بڑھے تا کہ ہم اُس خدا کا مقصد پورا کریں جو قادر مطلق ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کی مخلوق اس دنیا میں امن سے رہے۔

اس پر وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ یہودیت میں بھی ہم اسی چیز کی کوشش کررہے ہیں۔ ہم اس دن کے منتظر ہیں کہ یہ تمام باتیں پوری ہوں اور ہم سب امن سے رہیں۔ ہمارا بھی یہی ایمان ہے کہ ہم سب ایک آدم کی نسل ہیں۔ ہمارا آغاز ایک ہے اسلئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے والدین کسی کے والدین پر فوقیت رکھتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم سب آدم کی اولاد ہیں۔ اِس طرح ہم سب بھائی بہن ہیں۔ پس ہمیں امن سے رہنا چاہئے۔ اگر ہم اس قول کا پاس کرلیں کہ تمام انسان آدم اور حوّا کی اولاد ہیں تو تمام انسانیت اخوّت کے رشتہ میں بندھ جائے اور دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

حضور انور نے ایک یہودی عالم کا دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے امریکہ کے ایک ربائی کے بارہ میں یاد ہے جو مجھے لندن میں ملے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب مَیں پہلی دفعہ مسجد اقصیٰ کے اس حصہ میں گیا جو مسلمانوں کے پاس ہے۔ اس مسجد میں یہودیوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے لیکن مَیں یہودی ہوتے ہوئے بھی وہاں گیا تو مسجد کے مسلمان خادم نے میرے سے پوچھا کہ تم مسلمان ہو، تمہارا دین کیا ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ یہی میرا ایمان ہے۔ اس پر وہ مجھے لے گیا اور مسجد دکھائی۔ لیکن پھر کہا کہ مجھے ابھی بھی شک ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ مَیں نے کہا تمہیں اَور کیا بتاؤں۔ پھر اُس نے کہا پورا کلمہ سناؤ۔ مَیں نے کہا ''محمد رسول اللہ''۔ تو اس نے پھر کچھ مسجد کا حصہ دکھایا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ مجھے ابھی بھی آپ کے مسلمان ہونے پر یقین نہیں آرہا۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس پر مَیں نے اُسے کہا کہ دراصل مَیں یہودی ہوں۔ لیکن کلمہ کے پہلے حصہ پر تو مجھے مذہبی ایمان ہے اور دوسرے حصہ یعنی ''محمد رسول اللہ'' پر میرا ذاتی ایمان ہے کیونکہ اگر انصاف کی نظر سے تاریخ کو دیکھا جائے تو عرب کی جو حالت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تھی اس کی اصلاح کوئی نبی ہی کرسکتا تھا۔ اس لئے مجھے تو یقین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے جنہوں نے وحشی عربوں کی حالت کو بدل ڈالا۔

پس ایک خدا کو مانیں اور ہر مذہب کے بانیوں اور لیڈروں کا احترام کریں تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس اگر ہم نے انسانی قدروں کا پاس نہ کیا اور امن وسکون کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش نہ کی تو پھر تباہی ہمارے راستہ پر ہوگی۔ اب تو بعض چھوٹی چھوٹی قوموں نے بھی نیوکلیئر ہتھیاروں تک رسائی حاصل کرلی ہے اور کسی بھی وقت ایک بٹن دبانے سے آدھی دنیا آناً فاناً تباہ ہوجائے گی۔ اسلئے امن کے قیام کیلئے بہت زیادہ محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا کہ مَیں دو کاموں کیلئے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پہچانیں اور اس کے حقوق ادا کریں اور دوسرے ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ان دونوں باتوں پر عمل کرلیا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

یہودی وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات دو بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

اس کے بعد سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس پروگرام میں 35 فیملیز کے

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
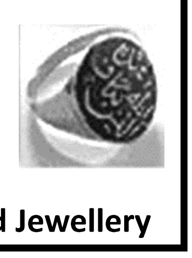

160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل 8 جماعتوں سے آئی تھیں: ہملٹن، پیس وِلیج، وان، بریمپٹن، وُڈ برِج، مسی ساگا، نیو مارکیٹ، ایمری وِلیج۔

اسکے علاوہ پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام جانے کے لئے جونہی ''ایوان طاہر'' سے باہر تشریف لائے تو راستہ کے دونوں اطراف مرد و خواتین اور بچوں بچیوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ یہ لوگ سردی کے اس موسم میں قریباً دو گھنٹے اس راہ پر محض اس لئے کھڑے تھے کہ یہاں سے کسی وقت حضور انور کا گزر ہونا ہے اور وہ اپنے پیارے آقا کا دیدار کریں گے اور حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کریں گے۔ سبھی اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو السلام علیکم کہہ رہے تھے اور اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے کہ ان کا پیارا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔

حضور انور ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہتے تو ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھتے اور یوں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے فیض پاتا۔

تقریب آمین

''مسجد بیت الاسلام'' تشریف آوری کے بعد آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 40 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

نبیل احمد، صہیب منگلا، ابرار احمد اعجاز، حسیب احمد کاہلوں، ہاشم شہزاد چوہدری، حمزہ احمد سعید شیخ، زیان علی، اویس عثمان، عبدالسلام دانش، معیز وسیم، ثمر احمد خان، عطاء الشافی، علی احمد، فاران محمود، کامران افضل، شایان احمد قریشی، ماحد محمود، تاشف ندیم، حزقیل احمد، اوصاف احمد مرزا، معیز احمد طاہر، محب احمد طاہر، تعظیم خلیفہ۔

عریبہ کھوکھر، ثناء رؤوف، ھبہ ظفر، زویا سیّد، امۃ السبوح باجوہ، عروسہ صابر، شافیہ خان، شافیہ احسن، درّثمین احمد، درّعدن مہک، مریم احمد، شمائلہ علیشاہ مسعود، رضیہ سراء، کاشفہ مسعود، عدیلہ احمد، شانزے ملک، زارہ احمد۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

27راکتوبر 2016 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری خطوط، ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 58 فیملیز کے 218 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل تیرہ جماعتوں سے آئی تھیں: بریمپٹن، وان، وُڈ برِج، پیس وِلیج، ہملٹن، اڈوپ آف پیس، مسی ساگا، ٹورونٹو، ویسٹون، بریڈ فورڈ، وڈ سٹاک، مارکھم اور سینٹ کیتھرین۔

سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور ہر ایک ان میں سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا، بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں حاصل کیں، پریشانیوں اور تکالیف اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کیلئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور یہ بابرکت لمحات اُن کی زندگیوں کو راحت اور سکون عطا کر گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔

آج موسم سرد تھا اور بارش بھی تھی لیکن اس کے باوجود اس احمدیہ بستی کے مکین ہزاروں کی تعداد میں اُس راہ پر کھڑے تھے جہاں سے اُن کے پیارے آقا نے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاسلام تک جانا تھا۔ مرد احباب کے علاوہ خواتین اور بچوں اور بچیوں کا ایک بڑا ہجوم تھا جو اس راہ پر کھڑا تھا۔ ان میں بوڑھی عورتیں بھی تھیں جو ویل چیئر پر تھیں، ماؤں نے اپنے بچوں کو گودوں میں اٹھایا ہوا تھا اور اپنے آقا کی آمد کی منتظر تھیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے باہر تشریف لائے تو حضور انور کے چہرہ پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہاتھ بلند ہوگئے اور حضور! السلام علیکم کی آوازوں کا ایک تلاطم برپا ہوا۔ حضور انور بار بار اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہتے۔ ایک ایک قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے تھے اور ان چند لمحات میں ہزاروں تصویریں بن گئیں جو اُن مکینوں کے لئے اور اُن کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہیں۔ ان کے گھروں کی بھی رونق ہیں اور ان کے دلوں کی بھی زینت ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گھروں کو بھول گئے ہیں اور سارا سارا دن ان راہوں پر کھڑے گزار دیتے ہیں جہاں سے کسی وقت ان کے پیارے آقا اور محبوب امام کا گزر ہونا ہے۔ یہ برکتوں اور سعادتوں کے حصول کے دن ہیں اور اِس امن کی بستی کا ہر مکین ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہش مند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم 2+10 سیکنڈ ڈویژن کم از کم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس سے تعلیم زائد ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں۔

(2) جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء جو میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں کم از کم دو سال تعلیم حاصل کرکے امتحان میں کامیاب ہوگئے ہوں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ و محترم ناظر صاحب تعلیم کی تصدیق و سفارش کے بعد حسب طریق و قواعد درجہ دوئم کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(3) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

(4) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

(5) جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوا لیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کرکے نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا۔

(6) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

- قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ
- چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
- کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
- مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
- نظم از درّثمین (شان اسلام)
- انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10)
- حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

(7) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ خدمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

(8) تحریری امتحان و انٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

(9) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(10) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

موبائل: 09815433760، 09464066686 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21ردسمبر 2016 بروز بدھ نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم عبدالمجید ظفر صاحب

(سابق امیر جماعت رحیم یار خان، حال یوکے)

آپ 17 دسمبر 2016ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے 1953ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نظام جماعت کا احترام کرنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت کے شیدائی اور نظام جماعت کے اطاعت گزار تھے۔ آپ کو قائد ضلع اور امیر جماعت رحیم یار خان کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد لندن آگئے اور یہاں بھی مجلس انصاراللہ اور جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد اکرم عمر صاحب (مبلغ سلسلہ، ربوہ)

9ردسمبر 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو جامعہ احمدیہ پاس کرنے کے بعد سمبڑیال، سمندری اور شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں خدمت کی توفیق ملی۔ اسکے بعد آپ نے سپین اور پھر گوئٹے مالا میں تقریباً 13 سال تک بحیثیت امیر و مبلغ انچارج خدمت کی توفیق پائی جہاں آپ کو ابتدائی دور میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جنہیں آپ نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ آپ نے احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے گوئٹے مالا کے متعدد علاقوں کے سفر کئے۔ کئی اخبارات نے آپ کے انٹرویو شائع کئے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر بھی کئی بار پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ صحت کی خرابی کے باعث پاکستان واپس آنے پر دفتر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ خلافت کے فدائی، دعا گو، خوش اخلاق اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ قرآن پاک سے عشق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپکے ایک بیٹے مکرم فائز احمد صاحب (واقف نو) 2009ء سے گوئٹے مالا مشن ہاؤس میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم محمد عثمان صاحب (وینکوور، کینیڈا)

7راگست 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پاکستان آنے سے قبل چٹاگانگ میں رہائش پذیر تھے۔ جب بنگلہ دیش بننے کی مہم چلی تو اپنا کاروبار اور گھر بار چھوڑ کر لائلپور آگئے جہاں ابھی کاروبار شروع ہی کیا تھا کہ احمدیوں کے خلاف فسادات شروع ہوگئے۔ گھر بار چھوڑ کر کراچی شفٹ ہوئے اور وہاں بھی جماعتی مخالفت کا بہت صبر و ہمت سے سامنا کیا۔ آپ کو ضیاء الحق کے دور میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ بہت نیک، دعا گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ نہایت عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب انصاری

(آف حیدرآباد دکن، انڈیا)

10رنومبر 2016ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، غرباء کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو اردو ادب میں کافی مہارت تھی۔ آپ کے مضامین اخبار بدر میں کثرت سے شائع ہوتے تھے۔ آپ کو مطالعہ کے علاوہ درس القرآن کا بھی شوق تھا۔ آپ نے گھر میں بہت بڑی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرم محمد موسیٰ خان صاحب

(آف بستی سہرانی، ضلع ڈیرہ غازی خان)

20 اور 21رنومبر 2016ء کی درمیانی رات کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا حضرت مولوی محمد عظیم صاحب کے ذریعہ آئی۔ جنہوں نے 1901ء میں پیدل قادیان جاکر بیعت کی تھی۔ آپ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد، حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپکے دو بیٹے مکرم سجاد احمد سہرانی صاحب اور مکرم فیاض احمد صاحب معلم وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ انکے علاوہ ایک پوتا عزیزم عرفان احمد جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

(5) مکرمہ نسیم منیر صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد منیر صاحب بہلولپوری، ناروے)

4ردسمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ربوہ میں محلہ دارالعلوم شرقی کی نائب صدر لجنہ اور ناروے میں 9 سال نیشنل صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، غریب پرور، مہمان نواز، صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خوش اخلاق اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو پوتے جامعہ احمدیہ یوکے میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

(6) مکرم محمد رشید شاد صاحب

(آف فاروق آباد ضلع شیخوپورہ)

9رنومبر 2016ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں پیراں دتّہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، چندہ کی بروقت ادائیگی کرنے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خدمت دین کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا اور دعوت الی اللہ کے شیدائی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرم عالم صاحب (آف نیپال)

11ردسمبر 2016ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 10 سال قبل بیعت کی توفیق پائی اور ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ آپ کو مخالفین نے اپنے آبائی گاؤں سے نکال دیا تھا۔ اس گاؤں میں آپ کے دو غیر احمدی بیٹے بھی رہتے ہیں جنہوں نے مخالفین کا ساتھ دیا۔ آپ مخالفانہ حالات کا بڑی بہادری سے ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ بڑے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(8) مکرم صوبیدار محمد حنیف صاحب

(ماڈل ٹاؤن لاہور)

19راگست 2016ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، بہت نرم خو، بلند حوصلہ، اطاعت گزار اور ہمدرد انسان تھے آپ کا گھر کئی سال نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔

(9) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد اٹھوال صاحب آف احمد آباد سانگرہ، حال نصیر آباد سلطان ربوہ)

27رنومبر 2015ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ چندہ کے لئے آنے والوں کو کبھی خالی نہ بھجواتی تھیں۔

(10) مکرمہ مقصوداں بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم، لاہور)

27رنومبر 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(11) مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب

(آف لولیو، سویڈن)

6رستمبر 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت مخلص، نظام جماعت کا احترام کرنے والے، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بہت نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔ آپ کی ساری اولاد خادم دین اور مالی قربانی کرنے والی ہے۔ آپکے بڑے بیٹے مکرم محمد اکمل زاہد صاحب صدر جماعت لولیو سویڈن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal wedding & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
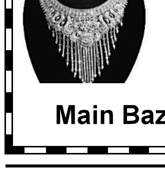
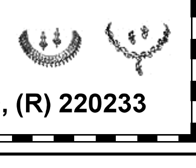
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

تقویٰ پر قائم رہو، سچائی پر قائم رہو، ایک دوسرے کے رِحمی رشتوں کا خیال رکھو

اُس نسل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہو

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 مارچ 2014ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں تین نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ان میں سے دو نکاح ایسے ہیں جو واقفۂ نَو اور واقفین نَو کے ہیں۔ آج کا دن 23 مارچ کا دن ہے۔ یہ حسن اتفاق ہے یا نکاح رکھنے والوں نے (سوچ سمجھ کر) آج کی تاریخیں رکھی ہیں، لیکن بہرحال اس دن کی ایک اہمیت ہے کہ آج کے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعتوں کا آغاز فرمایا تھا۔ اور ہم ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے زمانہ کے امام کو مانا اور زمانہ کے امام کو مان کر ہم نے ان باتوں کو کرنے اور وہ عہد نبھانے کا وعدہ کیا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوا ہے۔ اور ان میں سے بہت بڑا حکم یہ ہے کہ ہم ہمیشہ تقویٰ پر قائم رہیں گے۔ اور ان شادی بیاہ کے دنوں میں خاص طور پر ان آیات میں جو نکاح کے موقع پر تلاوت کی جاتی ہیں بار بار اس طرف یاددہانی کرائی گئی ہے کہ تقویٰ پر قائم رہو، سچائی پر قائم رہو۔ ایک دوسرے کے رِحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ یہ دیکھو کہ تم نے اس دنیا میں کیا نیکیاں کمائی ہیں جو اگلے جہان میں تمہارے کام آنے والی ہیں۔ یہ دیکھو کہ تم نے اپنی پیدا ہونے والی نسل کی کس طرح تربیت کرنی ہے اور کی ہے جو آئندہ دین پر قائم رہنے والی ہو۔ پس ان احکامات میں جو شادی بیاہ کے تعلق میں ان آیات میں دیئے گئے ہیں، یہ چند بنیادی باتیں مَیں نے بتائی ہیں۔ اسلئے ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے یہ شادی صرف دنیاوی اغراض کیلئے نہیں کی، یہ رشتے صرف اسلئے قائم نہیں ہو رہے کہ میاں بیوی کے تعلقات قائم ہوں اور بچے پیدا ہوں بلکہ اس لئے قائم ہو رہے ہیں کہ آئندہ نیک نسل کا آغاز اللہ تعالیٰ اس جوڑے سے فرمائے۔

پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اس نسل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہو اور وہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک خود لڑکا اور لڑکی ان باتوں پر عمل کرنے والے نہ ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پس ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھنا ہے، نہ صرف اپنے اعمال پر نظر رکھنی ہے بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی دعاؤں کے ساتھ اس تعلق کا آغاز کرنا ہے تا کہ آئندہ نسلیں بھی ایمان پر قائم رہنے والی ہوں اور نیک اعمال بجا لانے والی ہوں اور خاص طور پر جو واقف زندگی ہیں ان کو تو سب سے بڑھ کر اپنا نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے۔ پس ان چند الفاظ کے ساتھ اب مَیں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ سعدیہ مظفر واقفۂ نو کا ہے جو مکرم مظفر احمد قمر صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مستنصر احمد قمر کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ جامعہ احمدیہ کے طالبعلم ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سال مبلغ بن کے، مربی بن کے جامعہ سے فارغ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں واقف زندگی ہیں اور عزیزم مستنصر قمر، نصیر قمر صاحب کے بیٹے ہیں جو خود بھی واقف زندگی ہیں اور ان کے دادا مکرم بشیر قمر صاحب بھی واقف زندگی تھے، جنہوں نے بڑا لمبا عرصہ فجی میں اور افریقہ میں خدمات بجالائیں اور انتہائی سادگی سے، انتہائی عاجزی سے خدمات بجالاتے رہے۔ کچھ عرصہ مَیں بھی ان کے ساتھ وہاں غانا میں رہا ہوں۔ ایسے بےنفس مربی اور مبلغ تھے کہ جن کی مثالیں وہاں کے مقامی لوگ بھی دیا کرتے تھے۔ ایک تڑپ تھی، ایک لگن تھی کہ اسلام کا پیغام ان لوگوں تک پہنچے کیونکہ وہاں اکثریت عیسائیت کی ہے یا جس علاقہ میں بعض دفعہ رہے ان میں سے لامذہب بھی ہیں، بدمذہب بھی ہیں۔ اور پھر اس علاقہ میں بھی رہے جہاں مسلمان بھی ہیں لیکن مسلمان صرف نام کے مسلمان۔ تو حقیقی اسلام کے پھیلانے کی ایک تڑپ اور لگن تھی ان میں اور کوئی پروا نہیں ہوتی تھی ان کو کہ کب کھانا کھانا ہے، کب آرام کرنا ہے۔ صرف اور صرف مقصد تھا تو یہ کہ جو ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے اسکو مَیں ادا کروں۔ اللہ کرے کہ یہ ان کا پوتا بھی اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے والا ہو۔ اسی طرح بچی جو ہے وہ بھی ان کی پوتی ہے، گویا دونوں آپس میں چچازاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو وقف کی روح قائم کرنے کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ مکرم سہیل احمد مرزا صاحب عزیزہ کی طرف سے وکیل ہیں۔ ان کے والد موجود نہیں۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فریدہ تحریم محمد بنت مکرم خلیل احمد صاحب قمر (سٹیوینج) کا ہے جو عزیزم محمود احمد محمد وقف نو کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ فریدہ کے نانا بھی وقف جدید میں معلم کے طور پر، واقف زندگی کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے ہیں اور کوٹلی کشمیر کے رہنے والے ہیں۔ اسی طرح عزیزم محمود احمد محمد کے دادا کوٹلی میں ایک حلقہ کے صدر جماعت رہے ہیں اور مختلف جماعتی حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اور آئندہ نسلوں کو بھی یہ خدمات بجالانے والا بنائے۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سعدیہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب (جرمنی) کا ہے جو عزیزم احتشام الحق رحمن ابن مکرم منیب الرحمن صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ سعدیہ بھی اس وقت لجنہ میں خدمات انجام دے رہی ہیں اور احتشام الحق رحمن بھی کپورتھلہ کے حضرت شیخ مسعود الرحمن صاحب کے پوتے ہیں، رضاکارانہ طور پر ایم ٹی اے میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ کپورتھلہ کی جماعت بھی ان جماعتوں میں سے تھی جن کی حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی تعریف فرمائی ہوئی ہے اور ان میں سے بڑے بزرگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔

حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ
اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالبِ دعا: افرادِ خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چِنتہ کنٹہ)

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
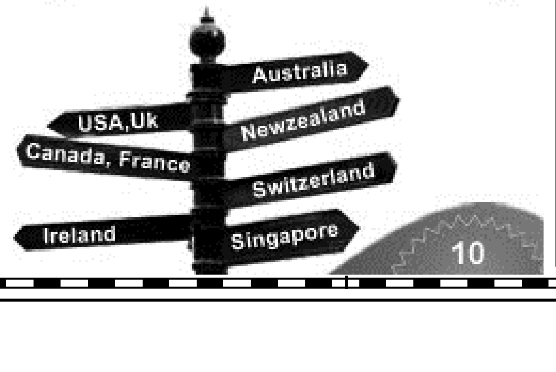

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ املاپورم ایسٹ گوداوری آندھراپردیش میں مورخہ 20راکتوبر 2016 کو مکرم محبوب علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی لقمان احمد صاحب نے کی۔ نعت مکرم یعقوب پاشا صاحب نے پڑھی۔ خاکسار نے ’’سیرت آنحضورؐ دعوت الی اللہ اور غیرت خداوندی‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم شیخ سالار صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی۔ بعد ازاں معلمین کرام اور عہدیداران کے ساتھ ایک ضروری میٹنگ ہوئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ عظمت قرآن

جماعت احمدیہ ایسٹ گوداوری میں مورخہ 9رنومبر 2016 کو مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد کی تشریف آوری پر مکرم محمد محبوب علی صاحب کی زیر صدارت قرآن مجید کی عظمت کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم صباح الدین ناصر نے کی اور اس کا تیلگو ترجمہ مکرم مولوی شیخ سالار احمد صاحب نے سُنایا۔ عزیزم رضوان الدین ناصر نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے قرآن کریم کی خوبیاں کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم محی الدین صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے قرآن کریم سیکھنے کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ بعد ازاں مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نے قرآن مجید کی عظمت وشوکت اور اس کو سیکھنے اور سمجھنے کے متعلق نصائح کیں۔ اس کا تیلگو ترجمہ مکرم محمد محبوب علی صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں ایک بچے عزیزم رضوان الدین ناصر کی آمین ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

(ایچ ناصر الدین، مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری، آندھراپردیس)

احمدیہ مسجد بنگلور میں تقریب آمین کا انعقاد

مورخہ 27رنومبر 2016 کو احمدیہ مسجد بنگلور میں نماز عصر کے بعد مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم احتشام احمد نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم عنایت اللہ صاحب نے 9 بچوں کی آمین کرائی۔ اس موقع پر 20 بچوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کیا۔ نماز مغرب کے بعد تقریب کا دوسرا سیشن منعقد ہوا۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی نے استقبالیہ تقریر کی۔ خاکسار نے قرآن مجید کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت قرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ 22رنومبر 2016 کو جماعت احمدیہ بہوا، فتح پور (یوپی) میں احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں قادیان سے مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند اور مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب ایڈیٹر اخبار بدر ہندی اور خاکسار نے شرکت کی۔ جلسے کی صدارت مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب نے اسلام کی امن بخش تعلیمات بیان کیں۔ بعد ازاں دیگر مذاہب کے نمائندگان نے بھی امن کے متعلق اپنی اپنی مذہبی تعلیمات بیان کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے احباب کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ نیز ایک ہومیوپیتھی کیمپ بھی لگایا گیا۔ سات اخبارات نے اس جلسہ کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔ اسی طرح تین نیوز چینلز نے بھی جلسہ کی رپورٹ نشر کی۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

احمدیہ مسجد بہوا (یوپی) میں مورخہ 23رنومبر 2016 کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم سید قیام الدین برق صاحب مبلغ دعوت الی اللہ، مکرم فیروز احمد نعیم صاحب مبلغ انچارج آگرہ اور مکرم طارق احمد محمود صاحب مبلغ فتح پور نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب میں محترم صدر جلسہ نے آنحضورؐ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مہدی کے ظہور اور اس کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید شرجیل احمد، مبلغ دعوت الی اللہ)

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ یکم نومبر تا 10 نومبر 2016 خدام، اطفال اور ناصرات کا ایک تربیتی کیمپ لگایا گیا۔ روزانہ صبح 10 بجے سے 1:30 بجے تک کلاس لی جاتی رہی جس میں طلباء کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ کے علاوہ دیگر دینی معلومات دی گئیں۔

(عبدالستار، مبلغ سلسلہ ساونت واڑی، گووا)

جماعت احمدیہ انڈیمان میں تین روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ انڈیمان میں مورخہ 11 تا 13رنومبر 2016 کو تین روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں جماعت کے انصار، خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات نے شرکت کی۔ اس تربیتی کیمپ میں شاملین کو قرآن کریم ناظرہ، نماز اور دیگر دینی معلومات سکھائی گئیں۔ کیمپ کے اختتام پر مکرم سلطان احمد صاحب صدر جماعت انڈیمان کی زیر صدارت ایک تربیتی تقریب منعقد کی گئی۔ تلاوت، نظم اور صدر جلسہ کے تعارفی خطاب کے بعد مکرم شیخ یعقوب علی صاحب اور مکرم محمد حنیف شاہد صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد انڈیمان)

جماعت احمدیہ کنڈور، ورنگل میں سالانہ جلسہ کا انعقاد

مورخہ 23رنومبر 2016 کو جماعت احمدیہ کنڈور، ورنگل (صوبہ تلنگانہ) میں نظارت اصلاح وارشاد قادیان کی جانب سے سالانہ جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ صبح گیارہ بجے مکرم نذیر احمد صاحب امیر ضلع ورنگل کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد اکبر صاحب معلم سلسلہ، مکرم طارق سلمان صاحب مبلغ انچارج ویسٹ گوداوری، مکرم محمد اقبال صاحب انسپکٹر وقف جدید، مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ انچارج ایسٹ گوداوری اور مکرم شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ انچارج کھمم نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ دوران تقاریر کاٹراپلی اور کٹا کشاپور جماعت کے بچوں نے ترانہ اور نظم پیش کی۔ اس موقع پر جلسہ میں شریک خصوصی مہمانوں کو جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور خدمات کے موضوع پر تقریر کی۔ شکریہ احباب اور صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(فہیم الدین، مبلغ انچاج ورنگل، تلنگانہ)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8086: میں امۃ الشافی بنت مکرم مشتاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن وارڈ نمبر 4 راجوری سٹی صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد طاہر بھٹی　　الامۃ: امۃ الشافی　　گواہ: ماسٹر خلیل احمد

مسل نمبر 8087: میں عبدالرزاق بی ولد مکرم عبدالرحیم بی صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 72 سال پیدائشی احمدی، ساکن گریس، پوڈیک کنڈونڈ ولملاڈائری ڈاکخانہ پلپک کنو ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5راکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی محمد منزل　　العبد: عبدالرزاق بی　　گواہ: مظفر احمد

مسل نمبر 8088: میں رضیہ سلطانہ عرشی زوجہ مکرم اعجاز احمد حارث صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن گوڑ گاؤں صوبہ ہریانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4راکتوبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: 5لاکھ روپے، زیور طلائی: 76.640 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 66.230 گرام، 1 سیٹ ہیرے کا 20.28 گرام۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد امینی　　الامۃ: رضیہ سلطانہ عرشی　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8089: میں داؤد احمد ضمیر ولد مکرم بشیر احمد ضمیر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن 66-2-18 جنگم پیٹ، فلک نما روڈ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28راکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 پلاٹ 202.3 مربع گز پر مشتمل بمقام فلک نما، 1 آبائی مکان بمقام فلک نما رقبہ 553 گز (قابل تقسیم)، 3 عدد بندوق۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اقبال احمد ضمیر　　العبد: داؤد احمد ضمیر　　گواہ: رشید احمد

مسل نمبر 8090: میں ای۔ ایم۔ وسیم احمد ولد مکرم جی۔ ایم عنایت اللہ نسیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن دکان نمبر 64، BDA شاپنگ کمپلکس ڈاکخانہ آسٹین ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شفیق مجید　　العبد: ای۔ ایم۔ وسیم احمد　　گواہ: ایم عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر 8091: میں ڈاکٹر صباحت احمد ولد مکرم محمد حشمت اللہ احمدی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن نمبر 26/2 الفرڈ اسٹریٹ ڈاکخانہ رچمنڈ ٹاؤن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31راکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی　　العبد: ڈاکٹر صباحت احمد　　گواہ: محمد فرقان اللہ احمدی

مسل نمبر 6505: میں سلیل عبداللطیف ولد مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ابوظہبی، مستقل پتہ: سجدہ، عقب وی ایم ہسپتال، کوٹولی، کالیکٹ، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24رفروری 2009 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار DHS -/13,000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف احمد　　العبد: ڈاکٹر سلیل عبداللطیف　　گواہ: محمد بشیر

مسل نمبر 8092: میں نور افشا زوجہ مکرم آفتاب یاسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن 105/684 حبیب منزل، چندرادیوی، کانپور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5راکتوبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 چوڑی 30.660 گرام، 2 جوڑی بندے 5.67 گرام، 1 سیٹ و 2 بوندے 19.83 گرام، 1 سیٹ و 2 بندے 24.28 گرام، 1 لاکٹ 2.82 گرام، 31 کلو تانبے کے برتن، 1 سلائی مشین، نقدی مبلغ -/63000 روپے، حق مہر: -/5100 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان　　الامۃ: نور افشا　　گواہ: محمد میزان الرحمن

مسل نمبر 8093: میں آفتاب یاسین ولد مکرم محمد یاسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن 105/684 حبیب منزل، چمن گنج، کانپور، یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان کرایہ پگڑی: -/35,000 روپے، دوکان کرایہ پگڑی -/70,000 روپے، بینک بیلینس -/2,61,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان　　العبد: آفتاب یاسین　　گواہ: خالد احمد ملکانہ

SEELIN
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Sabba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغباں، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

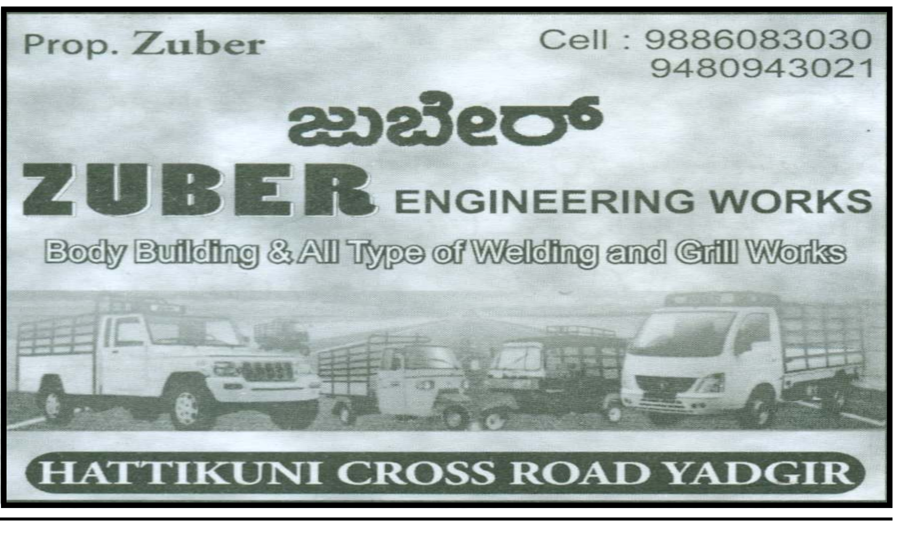

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 20

ہزاروں اولیاء حنفی طریق کے پابند تھے اور خلف امام الحمد نہیں پڑھتے تھے جب ان کی نماز نہ ہوئی تو وہ اولیاء اللہ کیسے ہو گئے؟ چونکہ ہمیں امام اعظم سے ایک طرح کی مناسبت ہے اور ہمیں امام اعظم کا بہت ادب ہے ہم یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ نماز نہیں ہوتی۔ اس زمانے میں تمام حدیثیں مدون و مرتب نہیں ہوئی تھیں اور یہ بھید جو کہ اب کھلا ہے پہلے نہیں کھلا تھا اس واسطے وہ معذور تھے اور اب یہ مسئلہ حل ہو گیا اب اگر نہیں پڑھے گا تو بیشک اس کی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گی۔

حضور انور نے فرمایا: نمازیں بعض دفعہ جمع ہوتی ہیں ظہر عصر کی یا مغرب عشاء کی۔ بعد میں آنے والوں کو صحیح پتا نہیں ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آ جائے جس نے ابھی ظہر کی نماز پڑھنی ہو یا عشاء کی نماز ہو رہی ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آ جائے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہو اسے چاہئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو یا مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔

جمع بین الصلوتین کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص بعد میں مسجد میں آتا ہے جبکہ نماز ہو رہی ہو تو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی فتویٰ ہے کہ اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہئے کہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ پہلے مغرب کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کون سی نماز پڑھی جا رہی ہے تو وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ایسی صورت میں جو امام کی نماز ہوگی وہی نماز اس کی ہو جائے گی بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے مثلاً اگر عشاء کی نماز ہو رہی ہے اور ایک ایسا شخص مسجد میں آ جاتا ہے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ یہ عشاء کی نماز ہے تو وہ مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کون سی نماز ہو رہی ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے اس صورت میں اس کی عشاء کی نماز ہو جائے گی مغرب کی نماز وہ بعد میں پڑھ لے یہی صورت عصر کے متعلق ہے۔

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول شروع سے ہی یہ تھا کہ آپ سنن اور نوافل گھر پر پڑھا کرتے تھے اور فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ التزام آپکا آخر وقت تک رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ درس قرآن مجید میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عادت تھی کہ آپ فرض پڑھنے کے بعد فوراً اندرون خانہ چلے جاتے تھے اور ایسا ہی اکثر میں بھی کرتا ہوں اس سے بعض نادان بچوں کو بھی غالباً یہ عادت ہو گئی ہے کہ وہ فرض پڑھنے کے بعد فوراً مسجد سے چلے جاتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ سنتوں کی ادائیگی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر جا کر سب سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے ایسا ہی میں بھی کرتا ہوں۔

اس بارے میں سوال ہوا کہ امامت کو بطور پیشہ اختیار کرنا چاہئے کہ نہیں؟ فرمایا جنہوں نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے وہ پانچ وقت جا کر نماز نہیں پڑھتے بلکہ ایک دکان ہے کہ ان وقتوں میں جا کر کھولتے ہیں اور اسی دکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گزارہ ہے۔ پس یہ امامت نہیں یہ تو حرام خوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے۔ فرمایا: میرے نزدیک جو لوگ پیشہ کے طور پر نماز پڑھاتے ہیں ان کے پیچھے نماز درست نہیں وہ اپنی جمعرات کی روٹیوں یا تنخواہ کے خیال سے نماز پڑھاتے ہیں۔ اگر نہ ملے تو چھوڑ دیں۔

پھر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہیں اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمامکم منکم۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: الجزائر کے احمدیوں کیلئے دعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں۔ یہ نئی جماعت ہے اکثریت ان میں سے نومبائعین کی ہے لیکن بڑے مضبوط ایمان والے ہیں آجکل حکومت کی طرف سے بڑی سختی ہو رہی ہے۔ بلا وجہ مقدمے قائم کئے جا رہے ہیں بعض کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح داعش ہے نعوذ باللہ۔ جج ہیں وہ بھی بے انصافی کر رہے ہیں بلکہ انتہا کی ہوئی ہے۔ ایک احمدی سے جج نے کہا اگر تم انکار کر دو احمدیت سے تو میں ابھی تمہیں چھوڑ دیتا ہوں تو اس نے کہا میں مر جاؤں گا پر احمدیت نہیں چھوڑوں گا اپنے ایمان کو نہیں چھوڑوں گا کیونکہ یہی صحیح اسلام ہے جو مجھے اب پتا لگا ہے اس پر جج نے کہا کہ اچھا اب تم نے یہ کہا ہے تو میں تمہیں ساری عمر کے لئے جیل میں رکھوں گا اور تم جیل میں ہی مرو گے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے جو آپ نے کرنا ہے کریں۔ تو یہ حالات ہیں وہاں آجکل۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے وہاں اور انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور مخالفین اور دشمن اسلام جو ہیں دشمن احمدیت جو ہیں جو حرکتیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر ان پر الٹائے اور اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان ظالموں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 2 February 2017 Issue No. 5

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے

ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اپنے کام اور خاص طور پر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصد پیدائش قرار دیا ہے اس میں ایسی منصوبہ بندی کریں کہ وقت کے ساتھ سستی اور کمزوری کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 27 ؍جنوری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں میں نے نمازوں کی اہمیت اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی لوگوں کے مجھے ذاتی خط آئے اور اپنی سستیوں پر شرمندگی کا اظہار کیا۔ کئی جگہ سے جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں سے خط آئے کہ واقعی اس معاملے میں سستی ہے۔ آئندہ سے اس طرف توجہ کا مضبوط پروگرام بنا رہے ہیں اور یہ بھی کہ انشاء اللہ آئندہ بھرپور کوشش کریں گے کہ سستیاں دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق دے اور ہماری مساجد حقیقت میں آبادی کے بھرپور نظارے پیش کرنے والی ہوں لیکن انتظامیہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ شروع میں تو ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بڑے جوش سے کام شروع کرتے ہیں لیکن پھر کچھ عرصے بعد سستی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہ انسانی فطرت بھی ہے۔ افراد میں سستی پیدا ہونی اتنے خطرناک نتائج پیدا نہیں کرتی گو کہ یہ بھی بہت قابل فکر بات ہے لیکن نظام میں سستی پیدا ہونا تو انتہائی خطرناک ہے اگر افراد کو توجہ دلانے والا نظام ہی سست ہو جائے یا اپنے کام میں عدم دلچسپی کا اظہار کرنے لگ جائے تو پھر افراد کی اصلاح بھی مشکل ہو جاتی ہے۔

پس ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اپنے کام اور خاص طور پر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصد پیدائش قرار دیا ہے اس میں ایسی منصوبہ بندی کریں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ وقت کے ساتھ سستی اور کمزوری کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو۔ ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی اس بارے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لئے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے۔ اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو یہ غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح میں یہاں ایسے لوگوں کی بھی درستی کرنا چاہتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں نمازوں کے متعلق نہ کچھ کہو نہ پوچھو کیونکہ یہ ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ کئی عورتوں کی شکایت آتی ہے کہ اگر ہم اپنے خاوندوں کو توجہ دلائیں تو وہ لڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں کہتا ہوں کہ یہ بیشک بندے اور خدا کا معاملہ ہے لیکن توجہ دلانا اور پوچھنا نظام جماعت کا کام ہے اسی طرح بیویوں کا بھی کام ہے بلکہ فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی اور خاوند کو یہ ارشاد فرمایا کہ جو نماز کے لئے پہلے جاگے وہ دوسرے کو نماز کے لئے جگائے اور اگر نہ جاگے یا سستی دکھائے تو پانی کے چھینٹے مارے۔ پس یہ سوچ غلط ہے کہ ہم ایسے معاملے میں آزاد ہیں ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ جس نظام سے اپنے آپ کو منسلک کر رہے ہیں اگر وہ اپنی جماعت کا جائزہ لینے کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں استفسار کرتا ہے تو بجائے چڑنے اور غصہ میں آنے کے تعاون کرنا چاہئے۔ بہرحال ہر ایک پر نمازوں کی اہمیت واضح ہونی چاہئے اور اس کے لئے اسے بڑے اہتمام سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس توجہ کے بعد اب میں نمازوں سے متعلق بعض باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے پیش کروں گا جو عموماً فقہی مسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہی باتوں میں ایک بات رفع یدین کی ہے۔ یعنی نماز کی ہر تکبیر پر اور ہر حرکت پر ہاتھ اٹھانا اوپر کانوں سے لگانا۔ چنانچہ رفع یدین کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اس میں چنداں حرج نہیں خواہ کوئی کرے یا نہ کرے احادیث میں بھی اس کا ذکر دونوں طرح پر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت رفع یدین کیا اور بعد میں ترک کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: لیکن ہم احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اور آپ کے بعد آج تک بھی یہ طریق عمل رہا ہے کہ ان باتوں میں کوئی ایک دوسرے پر گرفت نہیں کرتا۔ بعض آمین بالجہر کرتے ہیں، اونچی آواز میں کہہ دیتے ہیں۔ بعض نہیں کہتے۔ بعض رفع یدین کرتے ہیں، اکثر نہیں کرتے اور اب تو بالکل نہیں کیا جاتا۔ سوائے جو بعض بالکل نئے آنے والے ہیں اور اس کے عادی ہیں وہ بھی آہستہ آہستہ چھوڑ دیتے ہیں۔

پھر ایک سوال ہوتا ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھ کر جب کھڑا ہوتا ہے، انسان قیام میں تو اس وقت ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے پاس کسی کا خط آیا کیونکہ بعض لوگ ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں بعض درمیان میں رکھتے ہیں بعض بہت زیادہ اوپر رکھتے ہیں تو اس بارے میں حضرت خلیفہ اول کے پاس ایک خط آیا کہ جب انسان کھڑا ہو نماز کے لئے نیت باندھ کے، تو اس وقت ہاتھ کس طرح باندھنے ہیں؟ خط آیا کہ کیا نماز میں ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث بھی ملتی ہے؟ حضرت مولوی صاحب نے یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ اس بارہ میں جو حدیثیں ملتی ہیں وہ جرح سے خالی نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ شروع عمر میں بھی ہمارے اردگرد سب حنفی تھے، مجھے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کبھی پسند نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ طبیعت کا میلان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کی طرف رہا ہے اور ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ جس بات کی طرف ہماری طبیعت کا میلان ہو وہ تلاش کرنے سے ضرور حدیث سے نکل آتی ہے۔ پس آپ نے حضرت خلیفہ اول کو فرمایا کہ آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی کیونکہ میرا میلان جس طرف ہے عموماً میں نے دیکھا ہے کہ حدیثیں اس بارے میں مل جاتی ہیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس پر حضرت مولوی صاحب گئے اور کوئی آدھا گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ خوش خوش ایک کتاب ہاتھ میں لے کے آئے اور حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ حضور حدیث مل گئی ہے اور حدیث بھی ایسی ہے کہ جو علی شرط الشیخین ہے یعنی اس پہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں کا اتفاق ہے جس پر کوئی جرح نہیں ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ التحیات کے وقت نماز میں انگشت سبابہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ یعنی شہادت کی انگلی، تو آپ نے فرمایا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں گالیوں کے واسطے یہ انگلی اٹھایا کرتے تھے اس لئے اس کو سبابہ کہتے ہیں یعنی گالی دینے والی انگلی۔ خدا تعالیٰ نے عرب کی اصلاح فرمائی اور وہ عادت ہٹا کر فرمایا کہ خدا کو واحد لاشریک کہتے وقت یہ انگلی اٹھایا کرو تا کہ اس سے وہ الزام اٹھ جائے۔ یعنی اس کا نام جو غلط رکھا ہے گالیاں دینے والی انگلی یہ گالیاں دینے والی انگلی نہ رہے بلکہ شہادت کی انگلی ہو جائے۔ ایسے ہی عرب کے لوگ پانچ وقت شراب پیتے تھے اس کے عوض میں پانچ وقت نماز رکھی۔

پھر رکوع و سجود میں قرآنی دعا کرنے کے بارے میں سوال ہوا۔ مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی نے سوال کیا کہ رکوع و سجود میں قرآنی آیات یا دعا کا پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام عظمت چاہتا ہے ماسوا اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو۔

اس بات کا ذکر آیا کہ جو شخص جماعت کے اندر رکوع میں آکر شامل ہو اس کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کہ آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو ہر حالت میں اس کو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے مگر امام کو چاہئے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے تا کہ مقتدی سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے، یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقع دینا چاہئے کہ وہ سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ ام الکتاب ہے لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے آخر رکوع میں آکر ملتا ہے اور اس سے پہلے نہیں مل سکا تو اس کی رکعت ہو گئی اگرچہ اس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پا لیا اس کی رکعت ہو گئی۔ ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اس کی نماز ہی فاسد ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ جو شخص نماز میں الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سوال نہیں کرنا چاہئے کہ نماز ہوتی ہے یا نہیں یہ سوال کرنا چاہئے کہ نماز میں الحمد امام کے پیچھے پڑھنا چاہئے کہ نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ ہونا یا نہ ہونا تو خدا تعالیٰ کو معلوم ہے حنفی نہیں پڑھتے اور

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad